



بلوچستان صوبائی اسمبلی



مُباحثات
سہ شنبہ - کا جوں ۱۹۷۵ء

نمبر شمار	مُشت - رجات	صفیہ
۱	تلادت کلام پاک و ترجیہ	
۲	نشان زدہ سوالات اور اُنچھے جوابات	
۳	ہاؤس بھیٹی کی رپورٹ	۳۹
۴	مرطاب است در	۵۱



آج کے اجلاس میں مندرجہ ذیل ارکان اسمبلی نئے شرکت کی

- | | |
|---------------------------------|------|
| میرچا کرخان ڈوکی - | - ۱ |
| سردار غوث عبیش خان رئیسانی - | - ۲ |
| جام میر علام قادر خان - | - ۳ |
| سلط محمد خان اچکزئی - | - ۴ |
| سردار محمد انور خان کھیتران - | - ۵ |
| مولوی محمد حسن شاہ - | - ۶ |
| حضرت اللہ خان سخنرانی - | - ۷ |
| میر قادر عبیش بوج - | - ۸ |
| میر صابر عسلی بوج - | - ۹ |
| میاں سعیف اللہ خان پراچہ - | - ۱۰ |
| مولوی صالح محمد - | - ۱۱ |
| میر شاہزاد خان شاہیانی - | - ۱۲ |
| شیر عسلی خان نوشیر وانی - | - ۱۳ |
| خواجہ زادہ تیمور شاہ جو گیزئی - | - ۱۴ |

1

بلوچستان صوبائی اسلامی کا اجلاس ہو رہے
 ۱۹۷۶ء میں بروز سہ شنبہ
 صبح دس بجے زیر صدارت اسپیکر
سید محمد حمل خان باوزی شروع ہوا

تلاؤت کلام پاک و ترجمہ

قاری محمد بھیاشان کا کڑ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّرِّ مِنْ التَّرجِيمِ ه لِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ه
 وَالْعَصْرَانَ الْأَنْتَانَ لَفِي حُسْنِ طَرِّ الْأَرْضِينَ أَمْتَوْا وَعَمَلُوا الصَّالِحَاتِ
 رَلَقَّا أَصْنَوَا بِالْحَسْنَى رَلَقَّا بِالْعَظِيرَةِ

(رسورہ عصر آیت علیہ السلام ۲ پارہ ۲۳)

ترجمہ :-

قسم ہے ننانے کی۔ بیشک ان ان خارے میں ہے۔ سو ایسے ان لوگوں کے جو ایمان
 لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تفہیمت کرتے رہے۔ اور
 ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرتے رہے۔

وَمَا عَلِيهِنَا إِلَّا ابْلَاغٌ

وَقْفَهُ سَوَالات

مسٹر اسپیکر رہ۔

وَقْفَهُ سَوَالات - بِيرثا ہنوز خان شاہ میانی -

مئیوں ۱۹۸۱: بِيرثا ہنوز خان شاہ میانی

کیا دریز آب پاشی و بر قیات بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ نہر کیر تھر کی ڈھب شاخ (۲) خانپور شاخ (۳) فیض آباد شاخ بوجھڑہ بون (لینٹیں ٹھیکیں)، میں پانی بالکل نہیں ہے۔ اور اس سال کاشت بھی بالکل نہیں ہوئی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ ان شاخوں کے ہیڈ پر پانی کی چوری ہوتی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے۔ تو حکومت نے اس چوری کو روکنے کے لئے کیا اقدام کیا ہے۔

(ج) ڈھب شاخ کے ہر ایک دارٹ کورس سے سیراب ہونے والی اراضی اور ہر ایک دارٹ کورس کی خلیف ۱۹۔۷۔۸۵ کا کاشتہ رقمہ کتنا ہے؟

وزیر آب پاشی و بر قیات احمد ولی صالح محمدز

(الف) یہ حقیقت نہیں البتہ ڈھب شاخ - خانپور شاخ - فیض آباد شاخ کے بوجھڑہ بون میں اس سال پانی نسبتاً بہت کم رہا ہے۔ اور اس طرح کاشت کا تناسب بھی گذشتہ تین سالوں سے بہت کم رہا ہے۔

(ج) نہیں بلکہ بڑے بڑے یا اژ رہنمای نزد سخت ازاد پانی حاصل کرتے ہیں۔

جو کے لئے پولسیس کا انتظام کر دیا گیا ہے۔

(ج) سال ۱۹۷۵ء کے رقبہ کاشتہ زیرفصل خلائق باہت ڈھب شاخ عارکوں کے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں۔

رقبہ زیر کاشت از ڈھب مائسر

رقبہ قابل کاشت										رقبہ قابل کاشت			رقبہ زیر کاشت		شمارہ
نام	نام	نام	نام	نام	نام	نام	نام	نام	نام	نام	نام	نام	نام	نام	
۱۶۳	-	-	-	-	۱۶۳	۴۱	-	-	۲۱۷	۲۱۶	-	-	۲۱۷	۲۱۶	۱
۱۰۲	-	-	-	-	۱۰۲	۱۰۱	-	-	۵۰۹	۵۰۹	-	-	۵۰۹	۵۰۹	۲
۳۸۰	"	-	-	-	۳۸۰	۳۱۱	-	۱۱۲	۱۲۶۰	۱۱۵۰	-	۱۲۰	۱۱۵	۱۱۵	۳
۲۰۰	-	-	-	-	۲۰۰	۱۳۱	-	۴۹	۵۹۵	۵۹۵	-	۶۲	۵۹۵	۵۹۵	۴
۴۰	-	-	-	-	۴۰	۵۲	-	-	۱۹۹	۱۹۹	-	-	۱۹۹	۱۹۹	۵
۲۰۲	-	-	-	-	۲۰۲	۲۲۹	-	-	۸۸۲	۸۸۲	-	-	۸۸۲	۸۸۲	۶
۹۳	-	-	-	-	۹۳	۵۵	-	-	۲.۵	۲.۵	-	-	۲.۵	۲.۵	۷
۳۰۰	-	-	-	-	۳۰۰	۱۱۱	-	۲۱	۷۲۵	۷۱۲	-	۲۲	۷۲۵	۷۱۲	۸
۱۵۰	-	-	-	-	۱۵۰	۴۹	-	-	۷۷۲	۷۷۲	-	-	۷۷۲	۷۷۲	۹
۳۰	-	-	-	-	۳۰	۱۵۱	-	-	۵۰۹	۵۰۹	-	-	۵۰۹	۵۰۹	۱۰
۲۹۸	۲۰	-	۸	۲۰	۱۷۴	-	-	۵۰۱	۵۰۱	-	-	۵۰۱	۵۰۱	۱۱	

نام جعلی	بنشمار	رتبه قابل کاشت												دروگرس
		ستخواب	ستخوابی	ستخوابی بهانات	ستخوابی خود	ستخوابی پذانت	ستخوابی فرد	کل	تالی	تالی	تالی	تالی	تالی	
۱۳۸	۷۴	-	-	۵۰	۲۲	۱۶۲	-	-	۴۲	۶۲	-	-	-	۱۰
۲۰۰	۳	-	-	-	۱۹۴	۱۱۰	-	-	۳۰۸	۳۰۸	-	-	-	۱۲
۱۹۳	۱۲	-	-	-	۱۸۰	۱۱۱	-	-	۳۱۲	۳۱۲	-	-	-	۱۳
۱۹۸	۸	-	-	-	۱۹۰	۸۴	-	-	۳۱۸	۳۱۸	-	-	-	۱۵
۱۳۶	-	-	-	-	۱۳۶	۱۱۲	-	-	۴۱۸	۴۱۸	-	-	-	۱۴
۸۰	-	-	-	-	۸۰	۱۹۹	-	-	۴۲۸	۴۲۸	-	-	-	۱۶
۴۰۳	۴	-	-	-	۴۰۰	۴۰۹	-	۱۴۹	۴۴۴	۴۴۴	-	۱۲۲	-	۱۸
۲۰۰	۲۰	-	-	-	۱۸۰	۱۰۱	-	-	۴۲۵	۴۲۵	-	-	-	۱۹
۱۱۰	-	-	-	-	۱۱۰	۵۲	-	۸۲	۴۷۶	۴۷۶	-	۸۸	۸۸	۲۰
۵۰	-	-	-	-	۵۰	۱۴۹	-	-	۴۴۴	۴۴۴	-	-	-	۲۱
۳۸	-	-	-	-	۳۸	۴۰	-	۲۲	۴۷۸	۴۷۸	-	-	-	۲۲
۲۰	۸	-	-	۲	۸	۱۰۲	-	-	۴۲۶	۴۲۶	-	-	-	۲۳
۳۶	۱۲	۲۰	-	۲	۱۰۰	۴۰	-	-	۴۹۱	۴۹۱	-	-	-	۲۴
۲۰	-	-	-	۲	۲	۴۲	-	-	۴۲۰	۴۲۰	-	-	-	۲۵
۴۹	۲	۲۲	-	۲	۱۰۲	۲۲	-	-	۴۰۰	۴۰۰	-	-	-	۲۶
۲۰	۱۲	۲	-	۱۲	۸۰	۲	-	-	۴۲۴	۴۲۴	-	-	-	۲۷

میرشاہنوازخان شاہلیان

متنی سوال کیا ذریعہ صاحب تباہیں گے کہ

پولیس نے ان باائر زمینداروں کے خلاف کوئی کیس دائر کیا ہے یا آپ کو رپورٹ دی ہے؟ اور کیا پولیس کے تعینات ہونے کے بعد کوئی چوری نہیں ہوئی،

ذریعہ اپاٹشی و برقتیا

جناب! چوری تو اس طرح کی جاتی

ہے کہ دوسرے کو اس کے بارے میں علم نہ ہو، لیکن جو چیز زبردستی اور جبراً حاصل کی جائے ذہن چوری نہیں ہوتی ہے، اس سال ہم نے اس بارے میں ایک کمیٹی مقرر کی ہے جس میں معزز میربھی شامل ہوں گے۔ اور دوسرے زمیندار بھی شامل ہوں گے اس کے علاوہ پولیس کی ایک بہت بڑی جمعیت بھی ہم نے والی پر مقرر کی ہے، تاکہ بہتر انتظام ہو سکے۔ میرے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ آیا کوئی چوری کا کیس ہوا ہے یا نہیں۔

میرشاہنوازخان شاہلیان

جناب والا! اس سال جو پولیس مقرر کی

گئی ہے اس کا تناسب داٹر پوسٹ نمبر ۳ پر ۸۰ فی صد ثالی ہوتی ہے، ۸ پر ۹۹ فیصد ہوتی ہے، پر نسبت اس کے بیساکھ کہ کہا گیا ہے ۱۶۰۱ پر ایک فی صد ہے اور ۱۸۱۸ کی ۲۰ فی صد ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ پولیس کے ہوتے ہونے بھی یہ فرق ہے کہ اوپر والا ۹۹ فی صد کرتا ہے اور نیچے والا ایک اور چار فی صد، تو اس کے لئے آپ نے کیا کیا؟

فلمیر آپ پاشی و بر قیمتا ب:-

اس سال سے ہم نے دہلی پولیس مقرر کی ہے اور آپ نے جو دریافت کیا ہے وہ فصل خریف کے بارے میں ہے، ربیع کی فصل کے لئے ہم نے موثر اقدامات کے ہیں۔

نمبر ۸۲ میر شاہزاد خان شاہزادی

بر قیات بیان فرمائی گئی کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ نہر کیر قدر پر بلوچستان کی حدود میں جو ایر گیشن کے بنگلے واقع ہیں ان کی حالت خستہ ہے؟

(ب) کیا یہ بنگلے حکومت بلوچستان کی تحریک میں ہیں؟

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان کی مردمت کیوں نہیں کرانی؟

(د) اگر یہ بنگلے حکومت سندھ کے ہیں تو حکومت سندھ کو ان کی مردمت کے لئے کیوں نہیں لکھا جاتا اور اگر لکھا گی ہے تو تفضیل بنائی جادے،

دنیر آپ پاشی و بر قیمتا ب:-

(الف) یہ حقیقت ہے کہ نہر کیر قدر پر بلوچستان کی حدود میں جو ایر گیشن کے بنگلے واقع ہیں وہ لکھ اہم سندھ کی تحریک میں ہیں اور ان کی حالت خستہ ہے مساواً ادستہ نہد بنگلے کے جس کا جاریح لکھر آپ پاشی بلوچستان کے پاس ہے اور اس کی مردمت کردار گھای ہے،

(اب) نہیں یہ حکومت سندھ کی تحویل میں پس رامساوائے اوسٹن ہمڈ بنگلے کے
رج، یہ بنگلے سندھ کی تحویل میں پس اور حکمرانہ بلوچستان ان کی مرمت
اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک کہ حکمرانہ بلوچستان کے حوالے نہ ہجئے جائیں۔
(د) یہ بنگلے حکومت سندھ کی تحویل میں پس اور ان کی ملکیت پس ایکیسین
کیر خر کو زبانی کی دفعہ ایکیسین اریگیشن پٹ فیڈر نے کہا ہے، اس ایکیسین کا جواب
یہ تھا کہ ان کے پاس ان بنگلوں کی مرمت کے لئے پیسے نہیں ہیں۔

میر شاہ نواز خان شاہ بیانی

ضمنی سوال: کیا ذریعہ صاحب
بتائیں گے کہ یہ بنگلہ جو بلوچستان کی حدود میں آتا ہے یہ حکومت سندھ کی ملکیت
ہے یا حکومت بلوچستان کی ملکیت ہے۔

وزیر آب پاشی ورثتیا

ابھی تک کیر خر نہر کے انتظامات حکومت
سندھ کے حکمرانہ آب پاشی کے ہاتھ میں ہیں رامساوائے اوسٹن ہمڈ بنگلے کے جو کہ ہم نے
لیا ہے اور پریسٹ ہاؤس بنایا ہے۔ باقی سب کچھ ان کے پاس ہے کیونکہ وہ
یونٹ کے وقت سے یہ بنگلے حکومت سندھ کی ملکیت ہے۔ ابھی بھی پانی کی تقسیم ان
کا غلکر آب پاشی کرتا ہے

میر شاہ نواز خان شاہ بیانی

پرسوال یہ ہے کہ یہ ملکیت کس کی
ہے؟ اور یہ نقصان جو ہوتا ہے مثلاً اس کی چھت بارشوں کی وجہ سے ختم ہو گئی ہے تو یہ نقصان
کس کا ہوا، آیا سندھ کا یا بلوچستان کا؟

وزیر آپ پاشی و بر قیمتا پر

میں نے عرض کیا ہے۔ کہ یہ سندھ کی ملکیت ہے۔ اس کے اختیارات اس کے ہاتھ میں ہیں۔ اور وہاں محلہ آپ پاشی کے لوگ رہائش پذیر ہیں۔ اور یہ ابھی تک ان کی حدود میں ہے۔ یہ ذمہ داری بھی ان کی ہے۔ سو ائے ایک بنگل کے جو ریٹ ہاؤس ہے۔ اور اس کی بنیاد پر وہاں کی کیر خر نہر سے سینٹ الڈ مگنی شاخ لکھی گئی ہے۔

میر شاہ نواز خان شاہ بیانی

مذکورہ مسٹر محمود خان اچکزی

اذ راه کرم بیان فرمائیں گے کہ
(الف) ان کے حکم نے گذشتہ اور والی سال کے دران کس تدریپ پر لوگوں میں مفت تقیم کیا۔
(ب) جس جس زمیندار کو یہ پاپ دیا گیا، اس کا نام سخوت اور اس کو دیئے گئے پاپ کی لمبائی کیا ہے؟
(ج) مذکورہ بالا پاپ کی تقیم کا طریقہ کار کیا تھا؟ کیا یہ کسی بھی سفارشات پر دیا گیا تھا؟

(د) اگر وزیر صاحب کی سفارش پر تقیم ہوا ہے تو وزیر صاحب نے کیا رمکی yard stick رکھا تھا؟
(س) کیا حکومت کو علم ہے کہ بعض زمینداروں نے یہ پاپ بازار میں بیج دیا

﴿ش﴾ ۴۷ اگر وس، کا جواب اثبات میں ہے تو کیا اس کی وجہ تقیم
کاغذ میریت کا نہیں؟

وزیر آپ پاٹی و بر قیمت

(الف) فہرست مطلوبہ نسلک ہے۔

(ب) مطلوبہ فہرست یونچے دی گئی ہے۔

(ج) پاٹ کی تقیم مکمل انہار کے جماعت افسران کی طرف سے افادیت و موزوں نیت
کی روشنی کی بناء پر کی گئی۔

(د) جو درخواستیں براہ راست ہیں موصول ہوئیں ان پر پاٹ کی تقیم مکمل انہار
کے جماعت افسران کی طرف سے افادیت و موزوں نیت کے بارے میں روشنی کی بناء پر
کی گئی۔

(س) اس قسم کی اذایں عام ہیں، مگر اس سلسلہ میں ابھی تک کوئی ٹھوس
ثبتوت حاصل نہیں ہو سکا۔

(ش) محدود مکمل اور لا محدود صز درجات کی بناء پر یہ خاتمہ موجود ہے مگر اس کو
دور کرنے کے لئے عوامی کمیٹیوں کی تشكیل زیر خود ہے۔

نہرست ایم۔ ایس۔ سٹیل پاپ

برائے زمیندار مہینہ اور

نمبر سار	نام زمیندار و سکونت	لے جانے والے ایم۔ ایس۔ پاپ	لے جانے والے ایم۔ ایس۔ پاپ	لے جانے والے ایم۔ ایس۔ پاپ	کیفیت
۱	حجی احمد منزکی	۱۷۲ - ۰	-	-	-
۲	عذات اللہ بازی کی نوچار	۱۵۸ - ۰	-	-	-
۳	عبد الجبار کی کٹا	۱۹۱ - ۰	-	-	۹۶ - ۰
۴	معصوم شاہ گلستان	۱۹۱ - ۰	-	-	-
۵	ملک خدا غیرم پڑھ	۳۰۰ - ۰	-	-	۱۵۰ - ۰
۶	عبد القادر لشین	۳۷۰ - ۰	-	-	-
۷	وزیر محمد گلستان	۳۷۲ - ۰	-	-	-
۸	عبد الغفار کی قاسم	۳۷۲ - ۰	-	-	-
۹	سید محمد اختر چلاک صوفی امام	-	-	۳۰ - ۰	۵۰ - ۰
۱۰	کیشن محمد اشرف کی ناصران	-	-	۱۶۰ - ۰	-
۱۱	عطاء محمد کی قاسم	-	-	۱۰۰ - ۰	-
۱۲	ملک غلام خدا لشین	-	-	۱۰۰ - ۰	-
۱۳	ملک پارادین لشین	-	-	۱۰۰ - ۰	۳۰۰ - ۰

۱	۱۱۵ - -	۱	عبدالمنان پلاک	۱۸
۱۰۰ - -	-	-	خدا رسم کچھ ضموزی	۱۹
۲۰۱ - -	-	-	محمد اعظم مراد	۲۰
۱۹۱ - -	-	-	عبدالواجد بوستان	۲۱
۲۰۶ - -	-	-	سید محمد عوٹھ گلستان	۲۲
۲۰۶ - -	-	-	نامک خان بیگ بیلی	۲۳
۲۰۷ - -	-	-	عزیز احمد بوستان	۲۴
۲۰۷ - -	-	-	ڈاکٹر علامت اللہ کی بیسر	۲۵
۱۹۱ - -	-	-	ملک عالم بوستان	۲۶
۲۰۸ - -	-	-	محمد علی بوستان	۲۷
۲۰۸ - -	-	-	نیاز محمد کوپڑہ	۲۸
۲۹۹ - -	-	-	عبدالحمید کرد کولپور	۲۹
۲۰۷ - -	-	-	نصراللہ خان نوح صد	۳۰
۲۰۷ - -	-	-	علی محمد کمال زی	۳۱
۲۳۱ - -	-	-	میراجان کی کمال زی	۳۲
۲۰۰ - -	-	-	ملک محمد اکبر ہدہ	۳۳
۲۰۶ - -	-	-	ملک محمد نیم پشین	۳۴
۱۸۵ - -	-	-	پیر محمد کلی عالمو	۳۵
۳۰۰ - -	-	-	سیداللہ قلات	۳۶
۲۰۰ - -	-	-	امام جنتی قلات	۳۷
۲۲۹ - -	-	-	محمد ذکریا قادر زی	۳۸
۲۰۷ - -	-	-	ملک اللہ داد پشین	۳۹

۲۵۳ - ۰	/	/		ملک خیر خدا پشن	۳۶
۲۰۷ - ۰	/	/		حاجی خود حسن پشن	۳۷
۲۲۸ - ۰	/	/		ملک امان اللہ اچوزنی	۳۸
۲۵۰ - ۰	/	/		عطا خود مستونگ	۳۹
۲۰۰ - ۰	/	/		حاجی عبدالقیوم سراب	۴۰
۲۰۵ - ۰	/	/		حاجی غلام بنی بلیسی	۴۱
۲۰۷ - ۰	/	/		مولوی گل خود بروری روڈ	۴۲
۲۰۶ - ۰	/	/		ملک خدا سماں بیان بوستان	۴۳
۲۰۷ - ۰	/	/		سیداحمد اللہ گانٹھری	۴۴
تکمیلی					
۷۴۳۱ - ۰	۱۳۱۴ - ۳	۱۴۷۱ - ۳			

مسٹر محمود خاں اچکزئی

اے صنی سوال، کیا وزیر صاحب تباہی
کے کہ پاپ کی تقیم کرتے وقت خلف میران صوبائی اسمبلی کو اعتماد میں لیا گیا تھا؟

وزیر کا پاسخی و بر قبیت :-

املاع ہنیں دی جئی اور متقاضی اخزروں نے اپنے علاطے کے مطالبات کے مطابق
یہ تسلی کر کے کہ واقعی دہاں پانی کم تھا۔ ان کو پاپ مہیا کئے یہیں۔

مسٹر محمد خان اچکزیع :-

کیا آپ نے اس کی صورت خوبیں

نہیں کی تھی۔

وزیر آپ پاشی و بر قیمتا :-

اب ہم ایک کیلی مقرر کریں گے جس میں

بہران صوبائی اسمبلی بھی شامل ہوں گے۔

میر قادر خاں بلوج :-

خشی سوال : مولوی صاحب (کیا آپ

کو معلوم ہے کہ بلوجستان میں مکران، خاران، سیبلہ، پنجاب، خضدار اور قلات کے علاقے
بھی ہیں۔ مگر آپ کو شاید اپنے علاقے کاٹھنے والے کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا ہے۔

وزیر آپ پاشی و بر قیمتا :-

بات دراصل یہ ہے کہ ہیں جو درخواست
بھی موصول ہوتی ہے ہم اس پر غور کرنے کے بعد عمل کرتے ہیں۔ جب کوئی درخواست
ہیں آپ کے علاقے سے موصول ہیں ہوتی تو ہم کیا کریں اس کے علاوہ جہاں بھی ہوتی
ہے دہان پر اس کی طلب زیادہ ہوتی ہے۔ اور جہاں بھی ہیں ہے دہان پر طلب کم
ہے۔ ہر حال اگر آپ کی طرف سے درخواست آئی تو ہم آپ کو بھی صورت فراہم کریں
گے۔ باقی قلات اور خاران میں بھی ہم نے ہمیا کئے ہیں۔ ایسا تو ہیں ہے کہ دہان کچھ
بھی ہیں دیا گیا۔

مسیر قادر بخش پلوچج :-

ضمنی سوال : مولوی صاحب ! آپ
ہمارے درست اور ساختی ہیں اور ایک سال تک ہمارے ساختہ ہونے کے باوجود آپ نے
بھی بھی اس کا ذکر نہیں کیا اور چکچکے

مسٹر اسپیکر کرنٹ :- یہ کیا ضمنی سوال ہے ؟

وزیر اکابر پاشی و بر قیمت :-

یا غالباً آٹھ لاکھ روپے کی رقم رکھی ہتھی اب آپ کا یہ ہناکہ ہم نے آپ سے ہنسی پوچھ
ہے تو ہم آپ کو خواہ خواہ کیسے بتائیں کہ ہمارے پاس کیا کچھ ہے ،

نمبر ۱۸ مسٹر محمود خان اچکزئی :- کیا دزیر اکابر پاشی و بر قیمت

از راؤ کرم فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ عکسہ اکابر پاشی نے ۷۲ - ۱۹۷۱ء میں

قلعہ عبداللہ میں بالگ ڈیلے ایکشن ڈیم کی منظوری دی تھی

(ب) کیا یہ بھی صحیح ہے کہ مذکورہ بالا کام کا ٹینڈ بھی ہو گیا تھا اور اس

بدر کام بھی شروع ہو گیا تھا

(ج) کیا یہ بھی صحیح ہے کہ عدالت کے لوگوں کی طرف سے ٹیکیدار پر اعتراض
ہونے کی بناء پر بالگ ڈیلے ایکشن ڈیم کا کام بند ہو گیا تھا ؟

(۵) اگر (الف) سے (ج) ، سب سوالوں کا جواب اثبات ہیں ہے تو پھر اس ایکم کا کیا بنا؟ کیا حکومت دوبارہ اس نیکم کو شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہار، تو کب سے؟ اگر نہیں تو اس کی وجہ بتائی جائے۔

وزیر آپساشی و رفتہ:-

(الف) جی ہاں!

(ب) جی ہاں ایسے تو ہو گئے تھے مگر کام شروع نہیں ہوا تھا۔

(ج) جی ہاں!

(۵) کام شروع نہیں کرایا گیا، کیونکہ دران تنازعہ میں زین العلان و ملکیدار حکام بالا کو یہ تاثر ہوا تھا کہ ڈیلے ایکشن ڈیم باغل اتنا سودمند نہیں جتنا کہ اس کی لگت ہے۔

مسٹر محمد خان اچکزی:-

ضمنی سوال : یہ تاثر اس وجہ

سے پیدا ہوا۔ آیا یہ چکروں میکنیکیل بنا پر پیدا ہوا؟

وزیر آپساشی و رفتہ:-

شاید ان کا کسی چیز پر چکروں اہوا ہو گا اس سلسلہ میں بڑے بڑے افسران پی لے اور کشہر موقع پر جاتے ہیں باقی یہ ملکنیکیل کام قرار اور سریا کی قیمت زیادہ ہے اس لئے چکروں تو نہیں ہوا۔ بہر حال ہے کہ خرچ زیادہ ہو گا۔ کیونکہ اس وقت اس کی قیمت زیادہ ہے۔

مسٹر محمد خان اچکزی

کیا آپ کے جواب کا مطلب یہ ہے
جائز ہے کہ کسی ایکم پر کام شروع کرنے سے پہلے آپ کے حکم کے افسران نگفہ نہ کافی تھیں کے بغیر زینڈر کرتے ہیں اور میر کام شروع ہو جانے کے بعد سوچتے ہیں؟

وزیر آپ پاشی و بر قیمت

ھنگہ کے خیال میں تو یہ اب بھی ہوند
ہے اور بے سود نہیں ہے۔ یہ ھنگہ کے اختیار میں ہے جب کام کیا گیا تو دیکھ کر ک
واقعی دو کاریں ہیں اور ان میں پانی بھی زیادہ ہے اور لوگوں کے املاک اوقات کے پیش
نظر افسران کو کوشش کرتے رہے ہیں کہ کوئی جھگڑا نہ ہو۔

مسٹر محمد خان اچکزی

اگر زینڈار اور مالکان صلح صفائی
کے لئے آپ کے پاس آئے تو آپ کام ددبارہ شروع کر دیں گے؟

وزیر آپ پاشی و بر قیمت

ہم صدر شروع کریں گے بشرطیکہ اس
میں پچھہ ہو۔

نیخ ۲۰۰ مسٹر محمد خان اچکزی

کیا وزیر آپ پاشی و بر قیمت
ادراہ کرم بیان کریں گے کہ

(الف) کیا یہ صحیح ہے کہ سنجادی بازار اور رسول ائمہ میں گذشتہ تین چار سالوں سے پہنچنے کے پانی کی سخت تکلت ہے، اور اس سال یہ تکلت اور شدت اختیار کر گھائے؟

(ب) کیا یہ صحیح ہے کہ پانی کی تکلت کی وجہ سے سنجادی بازار میں پہنچنے کا پانی آٹا آنے نے میں فردخت ہوتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی صحیح ہے کہ سنجادی بازار جو کہ کوشش، لولالانی، دکی اور زیارت دینے کے معاونوں کے ایک جنگشن کی چیزیت رکھتا ہے، پسخ کر سافر پانی کی اس تکلت کی وجہ سے بڑی تکلیف سے دو چار ہوتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی صحیح ہے کہ سنجادی کے لوگوں کی اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے اکتوبر ۱۹۸۳ء میں آب نوٹی کی ایک اسیکم پرہ کام شروع ہو چکا تھا؟

(ه) اگر (د) کا جواب اثبات میں ہے، تو دہ اسیکم اب کس مرحلہ میں ہے؟ اس پر خرچ کس قدر آیا ہے؟ اور یہ کب تک مکمل ہو جائے گی؟

(و) کیا حکومت موجودہ مالی سال کے اختتام تک سنجادی بازار کے لوگوں کی اس تکلیف کو دور کرنے میں کامیاب ہو جاوے گی، اگر نہیں تو اس کی وجہ؟

وزیر اپیاشی و برقتا۔

(الف) ہاں درست ہے

(ب) عالم دور دراز دیا لے اور کاریزدیوں سے پہنچنے کا پانی لاتے ہیں، اس لئے ہو سکتا ہے کہ کسی نے کسی وقت آٹا آنے نے میں فردخت کیا ہو،

(ج)

پانی کی قلت کی وجہ سے یہ تکلیف ضرور ہوگی،
 (د) یہ حقیقت ہے کہ عوام کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے ۱۹۸۳ء
 میں والٹر سپلائی سیکم شروع کی جا چکھے ہے،

اس سیکم کو اکتوبر ۱۹۸۳ء میں شروع کیا گیا، لیکن بدستوری سے
 کنوں کے آنحضرتیں چنان آئی جس سے مطلوبہ مقدار میں پانی نہیں مل سکا، چنان
 کو دس فٹ گہرا تک کاملاً گیا، لیکن پانی کی مقدار میں خاطر خواہ اضافہ نہیں
 ہوا اور نہ ہی چنان اختتام کو پہنچی، عنقریب دسرا کنوں نکالا جائے گا، باقی پڑے
 شہریں پائپ لائن لگایا گیا ہے، اس سیکم پر نومبر ۱۹۸۴ء تک
 ۹۳۲۶/- روپے خرچ ہو چکے ہیں، اور انشا اللہ مالی سال کے اختتام تک
 کام مکمل ہو جائے گا،

(س) انشا اللہ موجودہ مالی سال کے اختتام تک سنجادی بازار کے لوگوں کی
 اس تکلیف کا ازالہ ہو جائے گا،

نمبر ۲۱۔ مسٹر محمد خان اچکرنی ہے۔ کیا دزیر آب پاشی

دبرقیات بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ کئی سالوں کی خشک سالی اور حکومت
 کی طرف سے خاطر خواہ امداد نہ ملنے کی وجہ سے تحصیل سنجادی کے اکثر
 کاریں لات اور دیانے یا تو خشک ہو گئے ہیں اور یا خشک ہونے کے قریب ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی صحیح ہے کہ سنجادی کے عوام نے اپنی اس تکلیف کے
 باسے میں کمی مواقع پر وزراء صاحبان اور اسلامی حکام کو مطلع کیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ تحصیل سنجادی کے باشندے اپنے
 کاریں لات دیکرہ خشک ہونے کے باوجود مالپہ دیکرہ ادا کرتے رہے ہیں؟

(و) حکومت تحصیل سنجادی کے لوگوں کی مان تکالیف کو درد کرنے
کے لئے کیا کر رہی ہے؟ کیا موجودہ مالی سال میں تحصیل سنجادی کے کاریزات
اور دیوالوں کے لئے رقم دی گئی ہے؟ اگر ہاں تو کس قدر؟ اور اگر نہیں
تو کیوں؟

وزیر آبپاشی و برقتا

(الف) یہ حقیقت ہے کہ کئی سالوں کی خشک سالی کی وجہ سے کاریزات
بہت بہت بڑا ہے اور ان میں پانی کی مقدار بھٹک گئی ہے۔ حکومت برابر
اس سلسلہ پر توجہ دے رہی ہے اور ہر سال کافی رقم کاریزوں کے لئے بطور
اعطا فراہم کرتی رہی ہے۔

(ب) ہاں یہ حقیقت ہے کہ سنجادی کے عوام وزراء صاحبان اور اعلیٰ
حکام کو مطلع کرتے رہے ہیں اور حکومت اس سلسلے میں باخبر ہے۔

(ج) ہاں یہ حقیقت ہے کہ تحصیل سنجادی کے باشندے مالیہ وغیرہ ادا
کرتے رہے یہ کیونکہ مالیہ مستقل ہے۔

(د) سال روایاں میں ۲۵...۴۰ روپیہ کاریزات کی بجائی کے لئے اور
۵...۱۰ روپیہ دیوالوں کی بھٹکی کے لئے منتظر کئے گئے؟

سرٹ محمد خان اچکزی

ضمنی سوال کیا وزیر صاحب
خود یہ تسلیم کرتے ہیں کہ سنجادی کے کاریزات وغیرہ خشک ہو جانے کے باوجود
دہان کے باشندے مالیہ ادا کرتے ہیں تو کیا دنیویہ آب پاشی اس علاۃ
کے سبب ہونے کی وجہت سے سنجادی کے عوام کی اس تنکیف کو حکومت

کے ماتحت حل کرانے کی کوشش کریں گے ؟

وزیر آپا شی و بر قیت :-

مایہ دسرا حکم لیتا ہے۔ بہر حال جو مستقل مالیہ ہے اس پر ہم عذر کریں گے، دیسے یہ معاف نہیں ہوتا جیسا کہ ہمارے ادستہ خدمیں اس سال پانچ کم ہو گیا تھا، لیکن مالیہ معاف نہیں ہوا بہر حال ان کو ریلیف فنڈ سے کچھ نہ کچھ رقم دینے کی سفارش کی گئی ہے، ذہ شاید منظور ہو جائے گی،

سرٹ محمود خان اچکزی :-

مسنی سوال: جناب والا! ادستہ خدا دریہاں کی کاریزدیں میں بڑا فرق ہے دہاں ہر دن دینزہ کی صفائی کا کام حکومت کی ذمہ داری ہے اور یہاں کاریزات عام لوگ لکاتے ہیں اور خود ہی صفائی کرتے ہیں۔ توجہ ایک آدمی کا کاریزہ یا اس علاقے کے کاریز خشک ہو چکے ہیں تو وہ مالیہ کیسے ادا کر سکتے ہیں؟

وزیر آپا شی و بر قیت :-

نہیں کہا جا سکتا دیسے دہاں بھی بہت سے کاریزات بالکل خشک ہو گئے ہیں اور کئی سالوں سے خشک ہیں لیکن ذہ مستقل مالیہ ۱ بھی تک ادا کرنے ہیں۔

سرٹ محمود خان اچکزی :-

ایسی بات تو نہیں ہونی چاہیے

وزیر آپ پاشی و بر قیمتا :-

ہاں ہونا تو نہیں چاہیے لیکن اس

کا ابھی ننگ کوئی مفصلہ نہیں ہوا۔

میر قادر خش بلوچ :-

ضمی سوال : مولوی صاحب ! آپ
ہستے ہیں کہ جو کنوں غشک ہو جاتا ہے اس کو ہینڈ پپ لکا کریں خود چالو کرنا
ہوں تو کیا کاریزدہ کو چالو کرنے کا آپ نے کوئی طریقہ نکالا ہے ؟

وزیر آپ پاشی و بر قیمتا :-

کاریزات کا طریقہ تو یہی

ہے کہ اس کی صفائی کی جائے اور بسدار لوگ صفائی کرتے ہیں،

مسٹر سیکر :-

مودود خان : آب آپ اگلا سوال پوچھیں

بنج. ۳۴ کے مسٹر محمود خان اچکزئی :-

کیا وزیر آپ پاشی و بر قیمات

بیان فرمائی گئے کہ
(الف) ضلع لورالائی میں کاریزات کی تعداد کیا ہے ؟
(ب) ان کاریزدہ میں خشک شدہ اور آب پاشی کے قابل کاریزدہ
کی علیحدہ علیحدہ تعداد بتائی جائے ۔

(ج) جن لوگوں کے کاریزات خشک ہو گئے ہیں کی ان لوگوں کے پاس
متبدل ذرائع ہیں؟ اگر ہیں تو وہ کیا ہیں؟ اور اگر نہیں تو کیا حکومت
نے اس کے لئے کچھ بندوبست کیا ہے؟ اگر ہاں تو وہ بندوبست کیا ہے؟
اگر نہیں تو کیوں؟

(د) کیا یہ صحیح ہے کہ جن لوگوں کے کاریزات خشک ہو گئے ہیں۔
انہیں کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ یہاں تک کہ ان پر حکومت
کا مالیہ تک بوجھ ہے؟

(۵) اگر (د) کا جواب اثبات ہے تو حکومت نے ان لوگوں کے
لئے کیا کیا ہے؟ اگر کچھ نہیں کیا ہے تو کیوں؟

ڈیزیر آپ کاشی و بر قبۃ :-

(الف) ضلع بورالائی میں کاریزوں کی تعداد ۱۸۸ کے لگ بھگ ہے۔
(ب) ان میں سے چالیس کے قریب کاریز "فتریبا" خشک ہو گئے
ہیں۔ جبکہ باقی ماندہ کاریزات قابل آبپاشی ہیں۔

(ج) بعض لوگوں نے اپنی گرد سے ڈیزیل انجن السیکٹر مورٹر
یا ارمٹ نصب کئے ہیں۔ یا حکومت کی طرف سے ان کو ڈیزیل انجن
ونیرو دیئے گئے ہیں۔

(د) کاریزات میں پانی کی کمی کی وجہ سے لوگوں کو مشکلات کا
سامنا ہے۔ مگر حکومت اپنے حدود دسائیں کے باوجود حقیقت در
یہ کوشش کر رہی ہے۔ کہ جاری کاریزات کو خشک ہونے سے بچایا
جائے اور خشک کاریزات کی بحالتی ہو۔

(۵) جواب (د) میں دیا گیا ہے۔

مسٹر جمود خان اپنے کمزی

جب دزیر صاحب خود یہ
تسلیم کرتے ہیں کہ لورالائی میں چالیس کاریزہ خشک ہو چکے ہیں۔ تو کیا
دزیر صاحب نے سوچا ہے کہ ان کاریزات کے مالکان پر گرفتار
کا مالیہ بوجھ ہے یا نہیں؟

دزیر آپ پاشی و بر قیمتا:-

اس میں کوئی شک نہیں کہ
بوجھ ہے اور دہاں کے ڈپٹی مکثر نے بھی لکھا ہے۔ اس پر ان شار اللہ عنہ ہو گلا
اس کے علاوہ دزیر المظہم کے حکم سے ہم نے دلکھ ۲۵ ہزار روپے دہاں
 تقسیم کئے ہیں۔

مسٹر اسپیکر را۔

میرشاہنواز خان شاہیانی اگلا سوال پوچھیں۔

مبلغ ۲۵/- - میرشاہنواز خان شاہیانی :- کیا دزیر آپا شاد
بر قیمتات از راہ کرم بیان کریں گے کہ
ساں سال رواں میں پانی کی کمی کی وجہ سے پٹ نیلہ دیکھر نہ
میں خلیفت کی فصلات ناجوں نقصان ہوا ہے۔ اس کی تفصیل بتائی جاوے؟
(الف) کیا یہ نقصان داہی پانی کی کمی کی وجہ سے ہوا ہے۔ یا چند
زمینداروں نے ناجائز طور پر داہل کو رس کو قورڈ کر اور شکاف بنت کر

زیادہ پانی حاصل کر کے فصل کو برداشتی ہے؟

(ب) اگر یہ نقصان کسی مزد کی لاپرواہی یا غیر قانونی حرکت کی وجہ سے ہوا ہے تو گورنمنٹ نے اس مزد کو کیا سزا دی ہے، اور نقصان کا کیا ازالہ کیا ہے؟

وزیر آب پاشی و بر قیمت

(ا) سال روایاں میں سب دریا دس میں پانی کی شدید تقلیل رہی ہے کیونکہ بالائی علاقوں میں بارش اور برف کا فقدان رہا ہے پس فیڈر اور کریم نہر دل پر خلیف نصلات کو جو نقصان پہنچا ہے، اس کی تفصیلات حکمہ مال تیار کر رہا ہے، اور جوئی حکمہ مال سے تفصیلات موصول ہوں گی، اس بھلی کو اس سے آگاہ کر دیا جائے گا، کیونکہ یہ تمام کام حکمہ مال کے دائرہ کار میں ہے، اور تمام منطقہ ریکارڈ بھی اسی حکمہ کے پاس ہے، کیونکہ آبیانہ دماليہ وغیرہ کی دصولیابی بھی حکمہ مال کا کام ہے۔

(الف) نقصان دونوں دجوہات کی بناء پر ہوا۔

(ب) غیر قانونی تجاذبات کے لئے زور آور بااثر زینداری کو تقانون کا مادی بنانے کے لئے حکومت اب کوشش کر رہی ہے،

بنیٰ ۳۶ کے مہیر شاہ نور از خان شاہیہ میانی - کی وزیر آب پاشی

و بر قیمت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) تحریک بھٹ پٹ کے علاقہ صیر دین میں سیم دھخور کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا اقدام کئے ہیں؟

(ب) یہ پروجیکٹ کس عکس کے پاس ہے؟ کیا یہ واپڈا کے پاس ہے؟ الراڈیو ایکس
پاس ہے تو چاہیا بنے اس کے انسداد کے لئے کیا کیا ہے؟

(ج) واپڈا پہلے پٹ فیڈر کی کھدائی میں تاکام ہو چکا ہے جب تک اس کام
کے لئے ۲۲ لاکھ روپے منظور ہوتے اور دیسے گئے تھے اور تین سال میں صرف
۸ لاکھ روپے خرچ کے لئے۔

وزیر آپ پاشی و پرستیا:-

الف) یہ کام مرکز نے واپڈا کی تحویل میں دیا جس کے لئے حکومت بلوچستان
نے بھی واپڈا کو لکھا ہے اور انہوں نے سردے کر کے رپورٹ مرکز کو بھوا دی ہے
اور منصوبے پر کام شروع ہو گیا ہے۔

(ب) واپڈا کے پاس ہے جو علاقہ کا مزید سردے اور جائزہ کر رہا ہے، اور
سلفہ ساتھ منصوبے پر کام شروع کر رہا ہے،

(ج) پٹ فیڈر کی کھدائی کا جزوی کام ایم پی او (واپڈا) کے پر دلیکیا گیا تھا
جس کے لئے ان کو جون ۱۹۶۳ء میں مبلغ ۲۲ لاکھ روپے کی رقم بطور ایڈیشن
دی گئی، کام کی مقدار کا تعین ایم پی او اور عکس، آب پاشی بلوچستان کے
اجیئنر کی پانچ پیکش پر ہو سکے گا، جس کے لئے اول الذکر کو لکھا جا چکا ہے۔

مرٹر اسپیکر:-

الگا سوال میر شاہ نواز خان شاہ بیانی بلوچیں۔

منٹ: ۸۶ کے میر شاہ نواز خان شاہ بیانی۔ کیا وزیر آب پاشی

دبرقیات بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیر خر کیناں میں بلوچستان کی حدود میں موسم رواں کی بیان میں

کتنے کیوں کم پانی چلا ہے، اس کی تفصیل بتائی جائے،

(ب) موسم رواں میں پہلے کیر خر کی لیوں بیان کے سیزون میں ہمیشہ گردنگ،

ریخولیٹر پر کتنی ہوتی تھی، اس سال کتنی ہے؟

(ج) اگر کیر خر نہر میں پانی اس سال کم چلا ہے تو ملک، ایک پانچ حکومت

بلوچستان نے اندریں بارہ گورنمنٹ سندھ سے کیا خط دکتا ہے، اس کی تفصیل بتائی جاوے۔

ذریعہ آپا شی و بر قیات ۔

(الف) موسم رواں میں کیر خر نہر میں بیان کے موسم میں پانی کی دس دن اوسط مقدار کی تفصیل،

مہینہ	اوسط مقدار پانی دس دن کا	تاریخ
اکتوبر	۱۲۰	۲۰ اکتوبر تا ۲۱ اکتوبر
نومبر	۱۲۹	ایک نومبر تا ۱۰ نومبر
نومبر	۱۳۰.۵	۱۱ نومبر تا ۲۰ نومبر
نومبر	۱۳۰.۸	۲۱ نومبر تا ۲۰ نومبر
دسمبر	۱۳۰.۷	ایک دسمبر تا ۱۰ دسمبر
دسمبر	۱۳۰.۸	۱۱ دسمبر تا ۲۰ دسمبر
دسمبر	۱۳۸.۹	۲۱ دسمبر تا ۳۱ دسمبر

ایک جنوری تا ۳ جنوری	کیوںک	۱۵۷۰	جنوری
۴ جنوری تا ۶ جنوری	"	۱۳۱۰	جنوری
۷ جنوری تا ۹ جنوری	"	۱۲۹۰	جنوری
ایک فروری تا ۱۰ فروری	"	۱۱۸۲	فروری
۱۱ فروری تا ۲۰ فروری	"	۱۳۱۳	فروری
۲۱ فروری تا ۲۸ فروری	"	۱۱۰۹	فروری
ایک مارچ تا ۱۰ مارچ	"	۱۲۰۸	مارچ
۱۱ مارچ تا ۱۲ مارچ {	"	۸۵۳	مارچ
۱۳ مارچ تا ۲۰ مارچ }			
صرف چار دن			

(ب) ماہانہ اوس طبقہ کی تھر نہ کم مجامم گرنگ رہ گئی ہے

| سال اوس طبقہ |
|--------------|--------------|--------------|--------------|--------------|
| ۱۹۷۰-۷۱ | ۱۹۷۱-۷۲ | ۱۹۷۲-۷۳ | ۱۹۷۳-۷۴ | ۱۹۷۴-۷۵ |
| اکتوبر ۹-۸۵ | اکتوبر ۸۰۴۰ | اکتوبر ۹۰۳۰ | اکتوبر ۹۰۸۰ | اکتوبر ۸۰۵۰ |
| نومبر ۹.۱۹ | نومبر ۹-۵۰ | نومبر ۹۰۸۰ | نومبر ۹۰۸۰ | نومبر ۹۰۸۰ |
| دسمبر ۹۰۲۰ | دسمبر ۸۰۹۰ | دسمبر ۹۰۳۰ | دسمبر ۹۰۳۰ | دسمبر ۹۰۳۰ |
| جنوری ۸۰۷۰ |
| فروری ۸۰۵۰ | فروری ۸۰۵۰ | فروری ۹۰۵۰ | فروری ۹۰۵۰ | فروری ۹۰۵۰ |
| مارچ ۸۰۲۰ | مارچ ۹۰۰۵ | مارچ ۹۰۰۵ | مارچ ۹۰۰۵ | مارچ ۹۰۰۵ |

اپریل -

اپریل ۱۹۷۰ء

اپریل ۱۹۷۰ء

اپریل ۱۹۷۰ء

-

(ج) کیر قدر نہر میں اس سال پانی کم نہیں چلا۔

میر شاہزاد خان شاہزادی

میر شاہزاد خان شاہزادی :- صحنی سوال ! میرے سوال کے حصے
 اس سال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ کیر قدر نہر میں اس سال پانی کم نہیں چلا اور پھر
 یہیں حصے میں اس سال کی اوسط بھی بتائی گئی ہے، کہ اکتوبر کی اوسط ۱۱۰۶ کیوںک
 ہے، لیکن اس سال چلا ہے ۸۰۵۰، نومبر کا ہے ۱۱۲۸ اور اس سال چلا ہے
 ۸۰۴۰، دسمبر کا ہے ۱۱۱۱ جذکہ اس سال چلا ہے ۱۰۰۰، جنوری کا ہے ۱۱۲۱ لیکن اس
 سال چلا ہے ۸۰۸۰، فروری کا اوسط ۱۱۵۷ جذکہ اس سال ۸۰۷۰ ہے، اسی طرح مارچ
 کا اوسط ۱۲۰۸ لیکن اس سال چلا ہے ۸۰۲۵۔ پھر وزیر صاحب یکسے ہکتے ہیں کہ
 کیر قدر نہر میں اس سال پانی کم نہیں چلا ؟

وزیر آپسی و بر قیات

آپ نے یہ پوچھا تھا کہ موسم
 روان کی بیج میں کتنے کیوںک پانی چلا ہے، تو ذہ میں نے سب بتا دیا ہے،
 ۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵، اور ۱۳-۱۴-۱۵ کا ہم نے سب بتا دیا ہے
 اور سب یعنی کے حساب سے بتایا ہے، اور آپ نے بھی یعنی ہی کے حساب
 سے پوچھا ہے۔ آپ ذرا اپنا سوال دیکھیں۔

میر شاہزاد خان شاہزادی

آپ نے جواب دیا ہے کہ

پانی کم نہیں چلا۔ میں اس کے منطق و صفاحدت پاہتا ہوں۔

درزیر آپ پاشی و بر قیات

آپ نے پوچھا تھا کہ موسم روان میں پہلے کیرھتر کی لیول بیج کے سیزن میں ہیشہ
گرفٹر ریکارڈر پر کتنی ہوتی ہے
(قطع کلامیاں)

مسٹر اسپیکر

اکاسوال نواب زادہ تیمور شاہ جو گزی!

مذکورہ نواب زادہ تیمور شاہ جو گزی

از راہ کرم بیان کریں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے اس سال ہر تحصیل کے کاریزات
کے لئے بے ہزار روپے دیے ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ قلعہ سیف اللہ کو ۷۰ ہزار روپے کی بجائے
۶۰ ہزار روپے دیے گئے ؟

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو قلعہ سیف اللہ
کو ۹ ہزار کم کیوں دیے گئے ؟

وزیر آپاشی و برقيات

- (الف) یہ حقیقت نہیں ہے۔
 (ب) یہ بھی حقیقت نہیں ہے۔
 (ج) جزو دلف، درب، کاجاب اثبات میں نہیں ہے،

نوایزادہ تکور شاہ جو گیرنے:

ضمی سوال: کیا وزیر آپاشی

صاحب بنا سکتے ہیں کہ آپ نے جو فند کاریزات کے لئے مخفی کیا ہے، وہ بے ہزار روپے خلا لیکن قلعہ سیف اللہ کو ۷۰ ہزار میں سے کل ۶۱ ہزار روپے ملا یہ میںگی میں تقسیم ہوا لیکن میں وہاں نہیں تھا، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بے ہزار میں سے ۶۱ ہزار روپے تقسیم ہوا تو باقی ۹ ہزار روپے کہاں گئے، کس مد میں لگئے ہیں اور کس نے لئے ہیں، کیٹھی نے تو تقسیم نہیں کئے، میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تو ہزار روپے کا درک نکالئے کہ کس نے تقسیم کئے؟ پسی۔ لے نے تقسیم کئے یا کسی اور نے؟ میں صرف اسی پوری کیتی پھے ہوں،

وزیر آپاشی و برقيات:

رقم ہر ضلع میں ہم دیتے ہیں۔
 جہاں کیٹھیاں ہوتی ہیں، کیٹھی میں شاید محزر رکن بھی ہوں گے، اس کا حساب کتاب جسے معلوم نہیں ہے، کیونکہ اس میں کچھ پیسے حکم لوکی گورنمنٹ بھارتیا ہے، کچھ پیسے ہم دیتے ہیں، مجھے یہ بھی پتہ نہیں کہ قلعہ سیف اللہ میں اس سال میں ہزار روپے ملے ہیں یا ۶۱ ہزار روپے، اگر آپ کی خواہش ہے تو میں ڈی بسی سے پوچھوں

گا کہ ۷۰ ہزار روپے کی بجائے کل ۶۰ ہزار روپے کیوں تقسیم ہوئے۔

لواہزادہ تیمور شاہ جو گیرزی ہے۔ بس میرا مطلب یہ ہے کہ ۶ ہزار روپے کدھر گئے؟ وہ معلوم کرنے جامیں اور کوئی مطلب نہیں ہے،

بیان ۸۵۰۔ میرا فصیلت اللہ خان سنجرانی۔ کیا دیزیر آب پاشی

و بر قیات فرمائیں گے کہ

(الف) صلح چائی میں مکھے ہذا نے سالِ روان میں کتنے منصوبوں پر کام مکمل کیا؟

(ب) صلح چائی میں سالِ روان میں کتنے زمینداروں کو چنگی تالاب دکنواں کے لئے رقم فراہم کی گئی؛ اور ہر زمیندار کو کتنی؟

(ج) زمینداروں کو ایسی اسکیموں کے لئے رقم دینے کا طریقہ کاری کیا ہے؟

درز میرا آپا مشی و بر قیات ہے۔

(الف) مکھے آب پاشی نے سالِ روان میں صلح چائی میں بشمول کاریزات،

لاکھ ۴۹ ہزار روپے کے مخصوصے شروع کرائے جن میں تمام کے تسام جون کے آخر تک محل ہو جائیں گے، ماسوائے مخصوصہ آب نوشی والیں دینے جو جولائی ۱۹۶۵ء میں اشاللہ کمل ہو جائے گا،

(ب) صلح چائی ہے، سالِ روان میں چار زمینداروں کیلئے بڑائے چنگی تالاب آب پاشی رقم فراہم کی گئی میں کی تفہیل یہ ہے

۱) تالاب مرزا انسیف اللہ	=	۱۱۵۰۰
۲) تالاب مرزا اسد اللہ	=	۱۱۵۰۰
۳) تالاب صوبیدار احمد یار	=	۱۱۵۰۰
۴) تالاب بیگم سمیت اور کان	=	۱۱۵۰۰
(۵) زمینداروں کی درخواست پر ہر اسکیم موقع دیکھ کر اس کی صردرت - افادیت و موزوںیت کو ملحوظ رکھ کر اپنے منقول کی جاتی ہے - جو زمینداروں کو نہیں دی جاتی - ملکہ بازیلیعہ حفیظیہ ار حمکہ کام کر داتا ہے -		

میرنصرت اللہ خان سنجرانی :-

ضمنی سوال : سوال میں

ہے کہ مطلع پجاعی میں حکمہ ہڈا نے سال روائی میں کتنے منصوبوں پر کام مکمل
کیا تو جواب میں یہ بتایا گیا کہ بشمول کاربینات ۔ لامکہ انچاںس ہزار کی رقم
سے منصوبے شروع کرائے لیکن منصوبوں کی تفصیل نہیں بتائی گئی کہ کتنے
منصوبوں پر کام شروع ہوا ۔

وزیر آپ پاشی و رقیبتا :-

پھر آپ نوشی کی اسکیمیں نوشی

میں میں - ایک دو دوسری جگہ پریں اور یہ اسکیمیں تیار کی گئی ہیں واللہ عالم بالحکوم
یہ کہاں پریں - جو اسکیمیں اور تیار ہوں گئی ہم آپ کے علم میں لا میں گے ۔

میرنصرت اللہ خان سنجرانی :-

ضمنی سوال : جواب میں ہے

کہ زمینداروں کی درخواست پر سہ ایکم کے لئے موقع دیکھ کر اس کی ضرورت
افادیت و موزوںیت کو ملحوظ رکھ کر رقم منظور کی جاتی ہے جو زمینداروں کو نیس دی
جاتی ہے بلکہ بذریعہ تھیکیدار تکمہ کام کر داتا ہے ۔

تو کیا آپ یہ درخواستیں براہ راست وصول کرتے ہیں یا ایم پل
لے کی معرفت وصول کرتے ہیں یا ڈی سی کے توسط سے ؟

وزیر اپنی اپنی ورقیت اے ۔

ایم پلے بھی دیتے ہیں، زمینداروں کی طرف سے بھی آتی ہیں اور وزیر صاحب ان
کی طرف سے بھی درخواستیں آتی ہیں، یہ تو نہیں ہے کہ جو درخواستیں ڈی سی کی معرفت
آتی ہیں اس پر جرمانہ کرتے ہیں،

میر نصرت اللہ خان سخراجی اے ۔

مولوی صاحب ! درخواست دیتے
کا بھی کوئی طریق کارہونا چاہیئے ۔

وزیر اپنی اپنی ورقیت اے ۔

ابھی کوئی طریق کار نہیں ہے
لوگ ہمیں بھی درخواستیں دیتے ہیں، وزیر اصلی صاحب کو بھی دیتے ہیں، یہ پھر
ہمارے پاس آتی ہیں، ہم ان پر غور کرتے ہیں، یہ ضروری نہیں ہے کہ
درخواستیں کسی خاص آدمی کے توسط سے آئیں ۔

میرنضرت اللہ خان سنجرانی :-

بڑاہ راست آتی ہیں تو کیا آپ کو ان سے پتہ نہیں چلتا کہ محق کون ہے، پھر آپ منظور کر لیتے ہیں؟

وزیر اکبپاشی و بر قیمتا :-

دعا ہمارے ملک کے انہیں ہیں
جو ہم کو روپورٹ بیجتے ہیں کہ اس جگہ تھی آبادی ہے، اور یہ تھی اہم ہے چہ جہاں
صادرت ہوتی ہے، اس کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔

مسٹر اسپیکر کرڈ - اگلا سوال

خیال ۴۷۸ میرنضرت اللہ خان سنجرانی :-

کیا دزیر اکبپاشی
و بر قیمتا فرمائیں گے کہ
(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جوئے نوشک خشک ہو چکا ہے،
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجہ کیا ہے؛
اور کیا حکومت اس میں پانی لانے کا کوئی انتظام کرنے کا ارادہ رکھی ہے.
اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک؟

وزیر کا پشاوی و رفتہ رفتہ

(الف) جی نہیں : البتہ مسلسل خشک سالی کی وجہ سے مقام دیر پر پانی خشک ہو چکا تھا۔

(ب) (ا) دیگر خشک سالی ہے،
(ب) ہاں رکھنی ہے۔

(ج) قبل اذیں ۱۲ ایک قطر کا پائپ بچا کر پانی مقام دیر تک پہنچایا گیا۔ اور اگر صز درت ہوئی تو حکومت مزید کام کرے گی۔

میر لٹھرت اللہ خان سخرا فی : -

ضمی سوال : جواب میں بتایا گی ہے "جی نہیں"۔ پھر خود جی نہیں کو ختم کر کے لکھتے ہیں کہ البتہ مسلسل خشک سالی کی وجہ سے مقام دیر پر پانی خشک ہو چکا تھا، تو اس کا جواب "جی نہیں" میں کیوں؟

وزیر کا پشاوی و رفتہ رفتہ : -

جی مسلسل خشک سالی کی وجہ سے پانی دیر تک نہیں آتا یہ تو ہیں لکھا کہ پانی بالکل خشک ہو چکا ہے، آپ نے سوال میں لکھا ہے "کیا جوئے نوشی خشک ہو چکا ہے" مقام دیر پر جی پانی خشک ہو چکا ہے۔

میرلصت اللہ خان سنجرانی :-
جب دیر تک پانی خشک
ہو چکا ہے پھر کاپانی کہاں سے آیا؟

وزیر اکبپاشی ورقیت :- پانی ایک دو میل اوپر ہے پھر
یونچے آگر ریت بجھی دعیرو میں دب کر رہ جاتا ہے، اور کم ہو جاتا ہے، ہم نے
۱۲ انچ قطر کے پاسپ ڈالے ہیں۔ اس طرح سے نالی بنایا گیا ہے،

میرلصت اللہ خان سنجرانی :-
جواب کے جزو ایں
کہاگی ہے کہ "دجہ خشک سالی ہے" لیکن میرا خیال ہے اور ٹیکنیکل روپ
میں بھی لکھا گیا ہے کہ ٹیوب دیلوں کی وجہ سے خشک سالی ہوئی ہے، تو
کیا یہ صحیح نہیں ہے؟

وزیر اکبپاشی ورقیت :- ٹیکنیکل روپ صحیح ہوگی،
بہت سا پانی ٹیوب دیلوں سے خشک ہو گیا ہے، اور آپ کا کہنا بھی درست
ہے لیکن خشک سالی بھی عیان مردش ہے، اگر آپ نہیں انتہ تو بتائیں کہ
اس سال ماں بارش کتنی ہوئی؟

میرلٹرست اللہ خان سنجرانی

سوال کے مزدورب، یہ ہے کہ «اگر الف، کا جواب اثبات ہیں ہے تو اس کی وجہ کیا ہے اور کیا حکومت اس اس میں پانی لانے کا ارادہ رکھتی ہے» اس کا جواب ہے کہ «ہاں رکھتی ہے» مگر انتظامات کی تفصیل نہیں بتائی گئی، آفر کیوں؟

وزیر آپاشی و بر قیمت

انتظامات یہ ہوں گے کہ اگر پانی خشک ہو گیا تو پاؤپ دوبارہ والیں کے اور دیر تک پانی لا یں کے اور ہمارے بیس میں یوچیز ہے ذہ کریں گے اگر پھر بھی آپ اس سے محروم رہے تو یوب دیں لگائیں گے۔

سردار پیکرہ

الگا سوال

پنجے ۸۵ میرلٹرست اللہ خان سنجرانی:- کیا وزیر آپ پاشی و بر قیمت فرمائیں گے کہ

نوشک، والبندین اور تفتان میں دائر پلاں کی اسکیم پر کام تا حال کیوں شروع نہیں کیا گی؟

وزیر آپیا شی و بر قیمتا :-

(۱) دالبندین داٹر سپلائی اسکیم پر کام نام منی کے ادائی سے شروع ہے،

(۲) جہاں تک تو شکی اور تفتان داٹر سپلائی اسکیموں کا تعلق ہے اسی صحن میں واضح ہو کہ ان ہر دو منصوبہ جات کے لئے سال روائی میں کوئی رقم مخصوص نہیں کی گئی۔ اس لئے ان پر کام نہ ہو سکا۔

میراث اللہ خان سخراجی :-

ضمنی سوال، جواب کے جزو (۲) میں کہا گیا ہے کہ "بہماں تک تو شکی اور تفتان داٹر سپلائی اسکیموں کا تعلق ہے، اسی صحن میں واضح ہو کہ ان ہر دو منصوبہ جات کے لئے سال روائی میں کوئی رقم مخصوص نہیں کی گئی، اس لئے ان پر کام نہ ہو سکا، لیکن پھر میں درکیوں لئے کہ؟"

وزیر آپیا شی و بر قیمتا :-

ضمنی بحث میں ہے بعض اہم اسکیموں کے لئے رکھی گئی ہے، ہم نے کہا کہ ہم تفتان کا کام ضرور اس سال مکمل کریں گے، لیکن بعض دجوہات کی بناء پر وہ پہے ہمیں ملے، ذہ بعض اور ترقیاتی اسکیموں کو ملے ہوں گے، لیکن ہمیں ان اسکیموں کے لئے بیسہ نہیں ملا۔

بنیو ۸۶۰ - میر صابر علی بلوچ :-

کیا وزیر آپا شاہی و برخیات

از راه کرم بتلا میں گے کر

(الف) لیا یہ درست ہے کہ محکمہ آب پاشی نے سال ۷۵ - ۷۶ء میں مختلف نوعیت کے پاپ خریدے ہیں ؟

- (ب) اگر الف، کا جواب اثبات میں سے تو بتلایا جائے کہ
- (۱) ان پاپوں کی اقسام اور تعداد کیا ہے ؟
 - (۲) ذکر کرو، بالا پاپ کن اسکیوں میں استعمال کرنے کے لئے خریدے ہیں ؟
 - (۳) یہ پاپ کن ذراائع سے خریدے گئے ؟ ٹھیکیدار کا نام اور رقم جس پڑھنے والے منتظر کئے گئے کیا ہیں ؟
 - (۴) کن ذراائع سے یہ پاپ متعلقہ اسکیوں تک پہنچائے گئے اور ان پر نقل و حمل میں کیا خرچ آیا ہے ؟

وزیر آپا شاہی و برخیات

(الف) ہاں یہ درست ہے

(ب) (۱) ۲۲۸۹۵۱ فٹ

(۱) مخصوصہ آب نوشی کوٹلہ (صلع کوٹلہ)

(۲) ہینڈلہونگ بلوچستان

(۳) تنصیب ۱۵ ٹوب دیل پشین لوہڑا (صلح پشین)

(۴) تنصیب ۱۶ ٹوب دیل بید میدان (صلح بید)

(۵) آب رانی اسکم والبندیں (صلح چاندیں)

- (۶) آب رسانی اسکم خانوزی (فلح پشین)
 (۷) آب رسانی اسکم لوئی گھو شہر (فلح بجی)
 (۸) آب رسانی اسکم کریلا (فلح پشین)
 (۹) آب رسانی اسکم خوشنگ (فلح نور الالی)
 (۱۰) آب رسانی اسکم خاران (فلح خاران)
 (۱۱) منفرد آب نوشی اور ماطرہ (فلح مکران)

(۱۲) بذریعہ ٹینڈر حاجی محمد حسن

ایندھنی جناح روڈ کوئٹہ
 ۳۳ لاکھ
 سرکاری فرم پی روی بی
 ۱۹ لاکھ
 لیٹر کراچی
 ۱۱۰ لاکھ
 ۱۱۰ ٹینڈر کی کل رقم

(۱۳) یہ پاپ ٹینڈر کی شرائط کے مطابق ایگشن سٹور کوئٹہ میں لائے گئے جس کے بعد بذریعہ ٹرک متعلقہ اسکیوں تک لے جائے گئے، جن پر اب تک ۵۰۰ روا پے خرچ آئے۔

میر صابر علی بلوچ :-

ضمنی سوال ہر حاجی فہرست

ایندھنی کے نام یہ ٹینڈر منظور کیا گیا ہے، کیا ذیر موصوف یہ بتائیں گے کہ کیا حاجی فہرست سے کم ریٹ دالے کنٹریکٹر بھی بخچ جہوں نے کم ریٹ کے ٹینڈر دیئے یعنی انہیں منظور نہیں کیا گیا؟

وزیر آپاشی ویرقتا :-

حاجی فہرست کے نزد سے کسی کا

فرخ کم نہیں تھا، سب کے فرخ اس سے زیادہ تھے،

میر صابر علی یلوچ :-

جواب اس سے کم ریٹ دالے
میں مدد تھے، کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آپ کے ڈوئر نل کیشرز نے آپ سے کہا
تھا کہ سرکار کو تیس لاکھ روپے کا نقصان ہوا رہا ہے اور آپ میں مدد منظور کر
رہے ہیں۔ اس سلسلے میں کیشرز نے ایک کاپی آپ کو دی تھی۔ اور ایک کاپی
مالیات سیکریٹری کو بھی تھی، لیا آپ کو اس بات کا علم ہے؟

وزیر کامپیشنی و بر قیمت تھا :-

جواب ایسی بات نہیں تھی، مجھے
نہیں تھا، واللہ عالم بالصواب یہ بات کیسے ہوئی؟ جواب دالا! بات یہ تھی کہ جہنوں
نے میں مدد دیتے تھے وہ پرانے ریٹ کے مطابق تھے، لیکن بعد میں ہنگامی ہونے
کی وجہ سے ٹھیکیں مار دیں تھے کہا کہ ہنگامی بڑھنے سے چیزوں کی قیمت بڑھ گئی ہے
لہذا ان روپیوں پر سامان فراہم نہیں کیا جا سکتا ہے۔

میر صابر علی یلوچ :-

جواب دالا! میں معزز ذیر صاحب
کا جواب نہیں سمجھ سکا۔

سر اسٹیکر :-

جواب تو ہو گیا، اگر آپ نہیں سمجھ سکے تو کوئی ایں

طریقہ انہیں بتائیں کہ جبس طریقہ سے وہ آپ کو سمجھا سکیں۔

میر صابر علی بلوچ :

جانب میں یہ پوچھنا اپ ہتا ہوں مگر تمہیں لاکھ رود پرے

مسٹر اسپیکر رہنما اس میں میں کیسکتا ہوں۔

میر صابر علی بلوچ :

جانب آپ کے ڈویٹریون کیشٹر نے آپ کو ایک چھٹی دی اور ایک نمکہ مالیات کو بھی کہ حکومت کو تیس لاکھ روپے کا نقصان ہو رہا ہے مالیکین آپ نے اس پر توجہ نہیں دی۔ آخر کیوں؟

وزیر ایسا شی و بر قیمتا

میسح نہیں اور جہاں تک مسٹر کا تعلق ہے جس کے ریٹ تکم ہوں گے اسے ہی منظور کیا جائے گا اور منظور کیا گیا۔

میر صابر علی بلوچ :

جانب دلا! کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے جو پانچوں کی خریداری کی ہے اس کے ریٹ واپڈا کے ریٹ سے ساٹھی مدد زیادہ ہے؟

دنیو کا اپاٹی ویرقیت

دپڑا کا نرخ تو بچے معلوم نہیں۔

سیر صابر علی بلوج

جناب آپ کے محکمہ نے وہ

پامپ خریدے ہیں، اسی طرح کے پامپ دپڑا نے بھی خریدے ہیں جس کے
ریٹ سامنے فضد آپ کے ریٹ سے کم یہیں۔

دنیو کا اپاٹی ویرقیت

معلوم ہے تو بچے بتا دیں کہ ان کا کیا نرخ ہے، اور اگر آپ کو معلوم نہیں ہے
تو ایسی باتیں کرنے سے کیا فائدہ؟

سیر قادر بخش بلوج

دپڑا کاریٹ ۹۵ روپے اور آپ

کاریٹ ۱۰۵ روپے ہے۔

دنیو کا اپاٹی ویرقیت

جناب کسی چیز کاریٹ زیادہ ہو
گا، اب آپ یہ عمارت بناتے ہیں اس میں لوہا، ریت، سینٹ، مختلف چیزوں
استعمال ہوتی ہیں، ان چیزوں کے مختلف ریٹ ہوں گے، سریے کا الگ نرخ
ہو گا، سینٹ کا الگ اور ریٹ کا الگ ہو گا، اگر ہم سستی چیز ایک

سے لیں اور مہنگی چیز اس سے نہ لیں تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس سے کام نہیں چلے گا، اور جو ہم نے پاپ خریدے یہ اس میں اس آدمی کا ترخ کہ رہا ہو گا۔

میر قادر بخش بلوچ:

جناب ایک عرض ہے کہ جواب

کے حصے دب، کے ۱۲ جزو میں ۱۷ لاکھ اور ۱۹ لاکھ روپے کو جمع کیا گیا ہے تو کل رقم ۹ لاکھ روپے بنتی ہے، لیکن جواب میں جو کل رقم بتائی گئی ہے ڈاہ ایک کروڑ دس لاکھ روپے ہے، تو جناب آپ کا عکس اسی طرح چل رہا ہے کہ اعداد و شمار بھی صحیح نہیں یہیں یہیں؟ (آپس میں باہیں)

سر اس پیکرڈ:- ایک وقت میں ایک نمبر بولے۔

میر قادر بخش بلوچ:

مولوی صاحب! آپ یہ بتائیں کہ

کیا یہ جمع ٹھیک ہے؟

وزیر اب پاشی و بر قیمت:

جناب ڈاہ اس طرح ہے کہ

۱۷ لاکھ روپے کا نیشنل ڈر جاہی مہمن نے دیا ہے، ۳۳ لاکھ ۱۹ ہزار روپے کا

میمندر سرکاری فرم پی، وی، بی کا ہے، اور ایک کمرٹر دس لامکہ کا الگ مینڈ
قنا، کیونکہ ہمارے ہاس رقم ۱۱ میں ہر لامکہ یہ مینڈ رکم کر دیا گی۔

میر قادر بخش بلوچ :-

آپ نے کہا تھا کہ کل مینڈر
کی رقم ۱۱ لامکہ رد پے ہے،

وزیر آپاشی و بر قیمت :-

خاب مینڈر دو تھے ایک
کراچی میں ہوا اور وزیر کوئٹہ میں ر

میر صابر عسلی بلوچ :-

مولوی صاحب! کیا آپ یہ بتائیں
گے کہ ہیله اور پشین نووہ کے پائپ اس وقت کہاں ہیں؟

وزیر آپاشی و بر قیمت :-

دہ کوئٹہ میں ہیں،

میر صابر عسلی بلوچ :-

ادر کیا اس کے لئے ہاؤس کوئی کیٹی بنائے گا، یا وزیر اعلیٰ کوئی کیٹی
بنائیں گے؟

درزِ آپ کا ششی و بر قیمت :-

آپ کو اجازت ہے جس دن
چاہیں دیکھ سکتے ہیں۔

میر صابر علی پلوچ :-

جواب : حقیقت یہ ہے کہ استور میں پائپ تو موجود ہیں لیکن آپ ذہ پائپ کسی بھی شخص کو دکھائیں تو اس کی مالیت دلالکھ ردنے سے زیادہ نہیں ہوگی، اور آپ نے بہاں پر یہ فرمایا کہ یہ پائپ بیله پیش نہ رکھ دیں لئے خریدے گئے تھے تو آپ نے پائپوں کو دہان کیوں نہیں بیجا؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے جو کہا ہے ذہ میمع نہیں

اور آپ کے محمد نے جو کچھ کہا ہے غلط کہا ہے۔ اور آپ کو غلط اطلاع فراہم کی ہے اس کے لئے ہم نے ہمیشہ آپ سے ہی کہا ہے کہ خدا کے ماطر آپ کو جو محکمہ اطلاعات فراہم کرتے ہیں۔ آپ اس پر یقین نہ کریں، اب جیسے

درزِ آپ کا ششی و بر قیمت :-

اس سال بھٹ ملنے کے بعد ہم بیلہ میں اور پیش نہ رکھ میں کام شروع کریں گے، یہ جو پائپ خریدے گئے ہیں یہ ۱۹ ہزار اور ۱۵ ہزار کی رقم چھلے سال کی تھی۔

مسٹر اسپیکر :-

اگلا سوال مسٹر شیر علی خان تو شیر وائی پچھیں۔

مبلغ ۸ - تو اب تراوہ میر شیر علی خان تو شیر وائی :- کیا ذریعہ

آب پاشی و بر قیات بتائیں گے کہ

(الف) ۷۵ - ۱۹۷۳ء کے دران ضلع خاران میں آب پاشی کی کون کون

سمی ایکیں مکمل کی گئیں یا زیر تکمیل ہیں؟

(ب) ان اسکیوں پر لागٹ کیا تھی اور ان ٹھیکیداروں یا درجے اتحادیں
کے نام دکوالٹ کیا ہیں جن کے ذریعے یہ اسکیوں مکمل کرائی گئیں یا زیر تکمیل
ہیں،

(ج) ان اسکیوں سے کتنی زمین زیر کاشت لائی گئی اور ان سے
کتنے لوگوں کو فائدہ ہے چاہے ہے نیز حکومت کو ان منفوبہ جات سے مالیہ
میں کتنا فائدہ ہے چاہے ہے،

(د) ۷۵ - ۱۹۷۳ء میں ضلع خاران میں آب پاشی کی کن کن اسکیوں پر
کام ہوا رہا ہے اور ان کی لागٹ کتنی ہے؟

وزیر اب پاشی و بر قیات :-

(الف) تفہیل گوشوار، (الف) کالم نمبر ۲ میں ملاحظہ فرمائیں۔

- ۵۸
- (ج) تفصیل گوشوارہ (الف) کے کالم نمبر ۶، ۷، ۸ میں لاحظہ فرمائیں،
 (ج) تفصیل گوشوارہ (الف) کے کالم نمبر ۶، ۷، ۸ میں لاحظہ فرمائیں،
 (د) تفصیل گوشوارہ (ب) میں درج ہے۔
 (گوشوارہ جات آنہ میں منسلک ہیں)

لوایزادہ شیرخان لوئیہروانی :-

ضمنی سوال بر جناب

میں ایوان کی اطلاع کے لئے سفر من کر دوں کہ دہان کچھ کام نہیں ہوا ہے
 اور یہ اطلاع درست نہیں ہے۔

قامد ایوان :-

جناب والا! میں ایوان کو اور معزز ممبر کو یقین دلاتا
 ہوں کہ اگر ایسی بات ہے تو ہم اس کی تحقیقات کریں گے اور ضروری کارروائی
 کریں گے۔

سر اسپیکر :-

پونکہ وقف سوالات نہم ہو چکا ہے، اس لئے
 اب رجمنڈا کے مطابق کارروائی ہوگی، لیکن وزیر مالیات نے اس بیان کے لئے
 visitors gallery
 شام کو متعلقہ کمیٹی کی میٹنگ ہوئی تھی، اب سیکھی ہری صاحب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ
 کر سنائیں گے۔

Secretary: (Mr. S.M. Athar)

Minutes of the Meeting of the House and Library Committee
Held at 5 P.M. in the Chamber of the Deputy Speaker.

1. The following were present :-

- | | |
|---|-------------------------|
| 1. Mir Qadir Bakhsh Baluch, Deputy Speaker. | Chairman
ex-officio |
| 2. Mian Mohd Hasen shah, Member & Minister. | Member |
| 3. Mir Sabir Ali Baluch, MPA. | Member |
| 4. Mr. S.M. Athar, Secretary,
Provincial Assembly. | Secretary
ex-officio |

2. The Secretary informed the committee that there are 45 seats in the general visitor's gallery. The committee unanimously decided that these seats should be allocated as under:-

- | | |
|-------------------|--------------|
| 1. Minister | 3 seats each |
| 2. Deputy Speaker | 3 seats |
| 3. Member | 2 seats |

No recommendations from any Minister, Deputy Speaker or member for issue of cards exceeding the above number will be entertained.

3. The Committee further decided that no person shall be issued a pass for entry in the general visitor's gallery unless he is recommended, ^{in writing} in the prescribed form, by a Minister, Deputy Speaker or member.

ترجمہ

(۱) سیکرٹری نے مجلس کو تبلیغ کر جزوی ذمہ دار گیری میں ۳ نشستیں پیش، مجلس نے متفقہ طور پر یہ نیصدہ کیا کہ ان نشستوں کو بطریق ذیل مختص کیا جائے۔

- | | | | |
|----|----------------|----------|-----------|
| ۱) | وزیر اعظم | ۳ نشستیں | (فن دزیر) |
| ۲) | دیپلومی اسپیکر | ۲ نشستیں | |
| ۳) | رکن | ۲ نشستیں | |

مندرجہ بالاتعداد سے زیادہ کارڈ کے اجر کے لئے کسی وزیر، دیپلومی اسپیکر یا رکن کی سفارش قابل اعتنا نہ ہو گی۔

(۲) مجلس نے مزید یہ طے کیا کہ کسی بھی شخص کو اس وقت تک جزو گیری میں داخلہ کا اجازت نامہ جاری نہیں کیا جائے گا، تا انکہ اس کے لئے کسی وزیر، دیپلومی اسپیکر یا رکن نے ہوڑہ فارم پر تحریری سفارش نہ کی ہو۔

مطلوبات تر

سٹریٹر پیکرڈ

اب مطالبات تر پیش ہوں گے، جسے وزیر خزانہ پیش کریں گے۔

مطلوبہ نہرا

Finance Minister: Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs. 1,11,340 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th june, 1975 in respect of "7-Land Revenues".

سٹریٹر پیکرڈ

تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱,۱۱,۳۴۰ روپے سے متباہ ذمہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان احتجاجات کی کفالت کے لئے مطالعی جائے جو مالی سال اختتمہ ۲ جون ۱۹۷۵ اور کے دران بدلہ مدد - مالیہ اراضی "برداشت کرنے پڑیں گے۔
تحریک منظور کی گئی)

مطالعہ

Finance Minister : Sir I beg to move -

That a sum not exceeding Rs. 90,377 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1975 in respect of "8-Provincial Excise".

مطالعہ

تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۲۲۸،۹۰ روپے سے مخفاد ز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو ہالی سال مختتمہ ۲ جون ۱۹۷۵ کے دران بسلسلہ "دہ ۸ - صوبائی آنکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک شفروں کی گئی)

مطالعہ

Finance Minister : Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs. 4,200 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1975 in respect of "9-Stamps".

مطالعہ

کے ایک رقم جو ۴,۲۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ
کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو ماں سال منتهی ۲ جون ۱۹۷۵ء
کے دران بدلہ ند ۴ - اٹامپ "برداشت کرنے پڑی گے،
(تریک منظور کی گئی)

معطالہ نمبر ۴

Finance Minister : Sir, I beg to move :-

That a sum not exceeding Rs. 4,250 be granted to the
Chief Minister to meet expenditure for the financial year
ending 30th June, 1975 in respect of "12-Charges on account
of Motor Vehicles Act".

سڑا پیکر دہ تریک یہ ہے

کے ایک رقم جو ۴,۲۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ
کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو ماں سال منتهی ۲ جون ۱۹۷۵
کے دران بدلہ ند ۱۲ - اخراجات بابت موٹر ڈیکل ایکٹ "برداشت کرنے پڑی گے،
(تریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۵

Finance Minister: Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs.15,550 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1975 in respect of "13-other Taxes and Duties".

سٹریپسکرہ - تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم ۱۵,۵۵۰ روپے سے مبنی اور نہ ہو وزیر اصلی کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو ماں سال بخت بارجن ۱۹۷۵ء کے دران بسلد ۱۳۔ دیگر فیکس و مصروفات "برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۶

Finance Minister : Sir, I beg to move

That a sum not exceeding Rs.70,00,000 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1975 in respect of "17 (1) Working expences on irrigation".

مسٹر اسپیکر کو تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۵,۰۰,۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو
وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو ماں سال
ختم ۲۰ جون ۱۹۷۵ء کے دران بدلہ ملکی ۱۸/۱۸۔ آخراجات کا ز
آب پاشی برداشت کرنے پڑیں گے^(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ نمبر ۷

Finance Minister : Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs. 5,00,000 be granted to the
Chief Minister to meet expenditure for the financial year
ending 30th June, 1975 in respect of "18-other Irrigation
Expenditure financed from ordinary revenue".

مسٹر اسپیکر کو تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۵,۰۰,۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ
کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو ماں سال ختم ۲۰ جون
۱۹۷۵ء کے دران بدلہ ملکی ۱۸/۱۸۔ دیگر اخراجات باہت آب پاشی
جو عام سرمایہ سے پورے کئے جائیں گے " برداشت کرنے پڑیں

(تحریک منظر کی گئی)

مطالعہ نمبر ۸

Finance Minister: Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs. 82,70,850 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1975 in respect of "25-General Administration".

سر اس پیکر ۸ - تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۸۲,۷۰,۸۵۰ روپے سے مبنادز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی لائی عطا کی جائے جو مالی سال منتر ۲ جون ۱۹۷۵ کے دران بدلہ مذکور "عام نظم و نسق" برداشت کرنے پڑیں گے،

Mr. Mahmood Khan Awan: Sir, I oppose.

سر اس پیکر ۸ - اب آپ اس پر تقریر کریں،

مسٹر محمود خان اچکزئی ہے۔ جناب والا! ایک ایسی انتظامیہ جس کا نہ کوئی

فتالون ہو لاد نہ کوئی تااعدہ اور جس کے ملازمین کو صرف ذاتی وفاداری اور دوستی کی بناء پر ترقی دی جاتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ظلم یہ کہ ملازمین کو بھروسی کرتے وقت بھی نہ کسی کی کی ڈگری کا خیال رکھا جاتا ہے اور نتیجہ بہ کہ تو یہ سے خیال میں ایسی انتظامیہ کو کوئی بھی فرد بوجوچستان کی ترقی چاہے گا ۸۲ لاکھ ۷۰ ہزار ۸ سو پہپا اس سرپے کی منظوری نہیں دے سکتا۔

جناب والا! اس سے پہلے کہ میں اس ضمنی بحث میں درج ٹیکنیکی مطابقوں کی طرف اشارہ کر دیں میں ذرا ان خلاف قانون اقدامات کا تذکرہ کر دیں گا۔ جو اس نامہ نہاد عوامی حکومت نے بوجوچستان کے ملازمین کے ساتھ ردار کی ہے۔ جناب والا! اس کی تفصیل توبیہ ہے۔ مگر میں صرف چند ایک پرہیزی آلتھا کر دیں گا۔

جناب والا! ملکہ خداک میں ۱۴ گرینڈ کی ایک آسامی تقسیماً ایک سال سے خالی ٹپی تھی۔ یہ سے نشان زدہ سوال نمبر ۸۲ کے جواب میں وزیر صاحب اس کو تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ باوجود اس کے کہ ملکہ خداک میں ایسے افسروں موجود تھے کہ جن کو ترقی دے کر اس آسامی پر تعینات کیا جاسکتا تھا۔ لیکن وزیر صاحب نے اپنے ایک دوست جناب گلزار خاں مری کو جو ملکہ نوکل گورنمنٹ میں ۱۴ گرینڈ پر کام کرتا تھا لاکر تعینات کر دیا جو سر ایک غیر قانونی تدم تھا۔ اس گلزار خاں مری نے اپنی تعیناتی کے پانچ مہینے کے اندر جو ملک کھلا دئے ہیں۔ وہ میں کوشش کروں گا کہ اس اسمبلی کو بت دوں۔ جناب والا!

میں اس کی لست اس لئے پیش کر دیں گا۔ کہ ہمارے وزراء صاحبان اس اسمبلی میں بار بار یقین دھانی کر چکے ہیں۔ کہ بعد عنوانیوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ بعد عنوان افسروں کو نکال دیا جائے گا۔ اور بعد عنوان افسروں کو بوجوچستان میں نہیں رہنے دیا جائے گا۔ تو ان یقین دہیوں کے باوجود بھی ہمارے وزیر صاحب نے یا الحمد لله نے یہ نہیں سوچا کہ اس

عیرت نوی قدم کو رکنا چاہئے۔

جناب والا! جناب گلزار خان مری کو اگست ۱۹۷۴ء میں لگایا گیا۔ اس آدمی نے اپنی تعیناتی کے بعد ایک آدمی لفڑان کو جر پنگور میں چنگی کا اکٹر لئے کھڑکی پڑھ رہے ہے۔

— — — — —

وزیر اعلیٰ اجام میر علام قادر خان) :-

پائیش آف آرڈر!

جناب والا! یہ آپ کی رد لٹگ چاہتا ہوں کہ کیا کسی ایسے مزد پر اس اسمی میں بحث کی جاسکتی ہے۔ جو خود اسمی میں اپنی صفائی نہ کر سکتا ہو؟

مسٹر اسپیکر :-

دہ آدمی وزیر خواک کے ماتحت ہے، اس لئے وزیر خواک اس کی طرف سے صفائی پیش کر سکتے ہیں،

وزیر اعلیٰ :-

جناب والا! قواعد میں یہ واضح ہے کہ جو شخص اسمی میں اپنی صفائی پیش نہیں کر سکتا وہ زیر بحث نہیں آئے گا، یہ الگ بات ہے کہ وزیر خواک موجود ہیں ذہ جواب دے دیں لیکن سوال ہر رد لٹگ کیا ہے،

مسٹر اسپیکر :-

آپ نے کسی قاعده کی نشاندہی تو نہیں کی بہر حال کسی کو بخی حیثیت میں بر عہلا نہیں کہا جا رہا ہے۔ بلکہ بقول فاضل مہر لے کر اس سے جزو ایڈمنیسٹریشن میں ترقی پائی ہے۔ تو جزو ایڈمنیسٹریشن میں اس کے کام

۵۱

کے بارے میں کہا جا رہا ہے، اور اس عکے کے دزیر موجود ہیں ذہ اس
کا چاؤ کریں گے،

Chief Minister: Let him speak but under the rules, any how
I will quote the rule to which I know there is

مسٹر اسپیکر :- سرکاری ملازم کی حیثیت سے اس کا نہ کرو ہو رہا
۔ ۶۷

وزیر اعلیٰ :- دہ کسی اور شکل میں بھی سند کرو کر سکتے ہیں، نام پر
کرو ہیں کر سکتے،

مسٹر اسپیکر :- ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اس کی تقریبی غلط ہوتی ہے۔

مسٹر محمود خان اچھر زمی :- جناب والا! مسٹر گلزار خان مری نے
لقمان ناگڑا لے کر تریکھر پنجوگر کو جس کابل پر لانے ریٹ کے حساب سے جواہی ہدم
سے لے کر جزوی ۵۷ دستک ۲۹ ہزار سات سورد پے بنتا تھا، اس پر لانے ریٹ
کے مطابق بس کے متلقع عہدے لوکل گورنمنٹ اور عہدہ خوراک کے درمیان
بحث مباحثہ ہو رہا ہے، اور اب تک ریٹ متعین نہیں ہوئے، لیکن اس آدمی
نے ۲۹ ہزار سات سورد پے کی بجائے جناب لقمان صاحب کو ۴۹ ہزار چار سو ۲۹
رد پے اور ۳۸ پیسے کابل لائے دیا جبکہ اس نئے ریٹ پر ابھی ملکوں کے درمیان

بائیں ہی ہوئی یہیں، اسی تاریخ کو ایک ہندو شاید ڈاہ زیادہ لیمان دار تھا، ڈاہ اس کا پیسہ نہ دے سکا تو اس دا سو مل ٹھیکیدار چنگی قلات کو اسی پر اپنے ریٹ کے حساب سے ۹ ہزار ۱۲۰ روپے کا بیل دیا گیا، یہ دونوں اونٹگیاں ایک ہی تاریخ کو ہوتی ہیں، تو جناب والا! شاید ڈاہ ہندو اس کو خوش نہ رکھ سکا پیسہ نہ دے سکا اسی لئے ڈاہ پر اپنے ریٹ پر گیا، اور جناب لمحان صاحب کو بیل ادا کر دیا گیا، یہ ایک شمعن حاجی غلام سرور نے خزانہ افسری غیر موجودگی میں بھجے تھا۔

جناب والا! اسی طرح ایک اور کیس اپریل ۱۹۴۸ء میں عثمان پتھنگی میں دار تربت کا ہے، اس کا پرانے حساب سے ۳۲ ہزار روپے کا بیل نہ تھا لیکن پونکہ مری صاحب ہمارے دزیر صاحب کے دوست ہیں اور ان کو کسی بڑا کوئی خوف نہیں ہے، اس لئے.....

وزیرِ خزانہ وہ آپ کے دشمن ہیں؟

مسٹر محمد خان اچکزئی:-

بھی نہیں! میرتے دوست نہیں ہیں،

تو اس کو ۳۲ ہزار روپے کی بجائے، ہزار روپیہ دیا گیا، مگر لوگ سمجھتے ہیں کہ سترہ ہزار روپیہ دیا گیا تو ایسے جزوی ایڈمنیسٹریشن کو ۸۲ لاکھ روپیہ دینا میرے خیال میں اس حکومت پر بوجھ ہے اور اس صوبے کے خوام پر نظم ہے، اسی طرح کا ایک کیس مسٹر علی احمد اسٹینزون گرافر کا بھا ہے،

میرے سوال نمبر ۸۲۸ کے جواب میں انہوں نے کہا تھا کہ یہ آدمی
گیارہ گرینڈ میں کام کرتا تھا۔ پہنچہ نہیں کہ عکس خواک میں انہیں کیا پھر نظر آئی کہ اس
آدمی کو جو گرینڈ گیارہ میں کام کرتا تھا۔ اسے اس سامانی پکڑ لایا گیا جس کے لئے نہ
وہ ڈگری رکھتا ہے اور نہ تجربہ رکھتا ہے۔ وہ اس سامانی کے لئے موزوں بھی نہیں
تھا، لیکن اس سامانی کے لئے قواعد تبدیل کے لئے یہ صرف اس لئے کہ وہ
ہمارے دوست کا دوست تھا، اس لئے ہمارا بھی دوست ہوا، اس آدمی کو
گیارہ گرینڈ سے لے کر آٹھ میں لکھا گیا، اس سے یہ بھی نہیں پوچھا گیا کہ دنیا میں یہ
تو ہوتا ہے کہ لوگ اعلیٰ کارکردگی پر مانگتے ہیں کہ ہمیں نرتوی درد لیکن تم تنزی بھی جانب
جار ہے ہو، اس آدمی نے جب آٹھ گرینڈ کا سطح الہ کیا تو صوبائی حکومت کا فرض
تفاہم اور وزیر صاحب کا فرض تھا، اسکو پہنچتے کہ لوگ تیکھتے ہیں اور آپ یوسوس گیر کا
رسہے یہاں، جناب والا اس آدمی کو تا عده دیکھ بخیر گیارہ گرینڈ سے نکال کر آٹھ گرینڈ
میں لکھا گیا، یہ پہنچہ نہیں کہ اس نے ایسا کیوں کیا، اور ہمارے دوست کی
خوشی اس میں کیا تھی؟

اب جناب والا! میں ضمنی بحث کی طرف آتا ہوں، جناب والا! جز ایڈمنیسٹریشن کی حد میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ عکس امور داخلہ کے لئے چھ لاکھ پانچ ہزار
سات سو نوے روپے، اور پنجے دھناعت کی لگتی ہے، ہوم ڈیپارٹمنٹ کو پہلے پانچ
ہمیزوں میں چار لاکھ روپے دیئے گئے، آپ اس سطح تکالیں تو ۸۰۰۰ (اکی ہزار) روپے
فی ماہ پختہ ہیں، پہلے پانچ ہمیزوں کا کام بھی زیادہ ہوا ہو گا، پہلے پانچ ماہ میں ان کا
فرصہ اسی ہزار روپے فی ماہ آتا ہے اگر باقی سات ہمیزوں کا بھی اسی تراویب سے
غرض دیا جائے تو ۵۶ لاکھ روپے بتتا ہے اور وزیر اصلی کی رقم سمیت پانچ لاکھ
نوے ہزار روپے بتتا ہے، لیکن جبکہ انہوں نے بتایا ہے چھ لاکھ پانچ ہزار سات
سو نوٹے روپے،

وزیر اعلیٰ :- کون صفحہ ہے،

مسٹر محمود خان اچکزئی :- بحث کا صفحہ نمبر ۱۰

یعنی جو ضرورت تھی اس سے ۸۰ ہزار روپے صرف بحث میں زائد رکھے گئے ہیں، یہ غلط نہیں ہے، ایسا نہیں ہوتا چاہیے اس طرح صفحہ ۱۰ پر جو بہت ضروری ہے، ایک رقم ۵۰ ہزار روپے مخصوص کی لگی ہے، اور ۲۴ ہزار روپے کراچی مکان سینکڑی تعلیم کے لئے رکھے گئے ہیں یہ انحرافی میں ہے، میں پڑھتا ہوں۔

OTHER ALLOWANCE & HONORARIA

Due to the expected expenditure of house rent allowance to secretary education allowed in his salary slip from 1-12-74 viz: Rs. 1000/- per month hence Rs 24,000/- is demanded in excess to meet the expenditure which is inevitable.

اگر ہم یہ دسمبر سے ہی لیں تو موجودہ ماہ تک آٹھ ماہ بنتے ہیں اسے آٹھ ہزار روپے ہوتا چاہیے تھا، مگر انہوں نے لکھا ہے ۲۴ ہزار روپے کو صرف کیا؟ اس زیادتی کا پتہ نہیں کہ کہاں کیا، اب ذرا حساب لگائیں میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں آپ کی تعلیم بھی سینٹر کیروں ہے، کہ عکھہ تعلیم کے سینکڑی کو دسمبر ۷۴ء سے ہزار روپے فی ماہ کراچی مکان الائنس دینا ہے، اب عن ہے یہ ۸ آٹھ ماہ بنتے ہیں اس طرح سے یہ آٹھ ہزار روپے بنتے ہیں اور آپ ۲۴ ہزار روپے رکھے ہیں۔

اب جناب والا! دوسرا اُنمیں ایک آدمی ہے حسن بلوچ، اس کے لئے موجودہ حکومت ۲۶ ہزار روپے پلی آئی اے کوادا کرے گی۔ اس میں صدری پیغزی ہے کہ جناب والا! یہ آدمی سینٹو میں کام کرتا ہے، اس آدمی کی سروز پہلے مرکز کے پسروں کر دی گئی تھیں، یہ مرکزی حکومت کا کام تھا کہ اسے سینٹو میں تعینات کرے یا کہیں اور اس کا خرچ مرکزی حکومت کوادا کرنا تھا۔ ہمارے صوبائی محکمہ خزانہ کو یہ اختیار نہ تھا کہ ایک سیکریٹری جس سے ہمارا تعلق ہی نہیں اسے ۲۶ ہزار روپے کلایہ کے لئے رئیساں پر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

(شکریہ)

وزیر اعلیٰ :-

جناب والا! میں نے اپنے ہربان دوست کی تقریر کے ہر لفظ کو بڑے غور سے لکھا۔ اور ایوان کے ہربان نے بھی ان کی تقریر کو بڑے خود سے لکھا۔ بھوفہ ہمر سے حساب کتاب لکھ کر آئے ہیں۔ بھے ان پر تلقین نہیں ہے۔ عزیز ہم برلنے بتایا کہ ملکہ خواراک کو ۲۹ ہزار روپے کی بجائے ۱۰ ہزار روپے دیجئے گئے ہیں۔ اور اتنی رقم قلع کو مدد و نصیل دستم کی بجائے دی گئی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اسداد و شمار مہل ہیں۔ اور خود گھر میں بیٹھ کر تیار کئے گئے ہیں۔ صرف ایک ہم برلنے شہرت حاصل کرنے کے لئے کافی آج اپوزیشن کے ہم برلن چکے ہیں۔ اس سے دہ بنا چاہتے ہیں کہ اب میں اپوزیشن کے چھوٹے بھی بھیٹتا ہوں۔ اور پورے طریقے سے اپوزیشن کی حیات کرتا ہوں۔ اگر کوئی فسرد بھی اپنا حساب کتاب اسیل میں اکر پیش کرے کہ یہ ہو گیا دس کی بجائے اس کو بیس دیا گیا میں کی بجائے پچاس دیا گیا۔ تو جناب! میں ان اسداد و شمار کو تسلیم نہیں کرتا ہوں اب جہاں تک صحنی بھٹ کا تسلیم ہے، ہمارے عزیز ہم برلنے اپنے سیاست دان ہیں۔ اور بڑے اچھے پالیٹینیٹین ہیں۔ ان کو بھی اندازہ ہونا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو صحنی بھٹ کے معنی ہی نہیں آتے ہوں گے۔ کہ یہ صحنی بھٹ کیسا ہوتا

ہے۔ کس طرح سے مرتب ہوتا ہے۔ اس کا مقصد کیا ہوتا ہے۔ اگر ان کا مقصد
صرفہ بجٹ پر تنقید برائے تنقید ہی ہے تو اور بات ہے۔ اور وہ دیسے بھی تنقید کرنے آئے
ہیں۔ اب جہاں تک گلزار خان مری کا تعلق ہے۔ کہ وہ فلاں منظر کے درست
ہیں تو دوستی اپنی حبگہ پر ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ۔۔۔۔۔

(قطعہ کلامیاں)

ضمی بجٹ اپنی حبگہ پر ہے۔ اور جہاں تک ایک افسر گلزار خان مری کی
تعیناتی کا ذکر کیا گیا ہے۔ تو جس افسر کو بھی تعینات کیا جاتا ہے۔ پہلے اس کا ریکارڈ
وغیرہ دیکھا جاتا ہے۔ عزضیک وزیر مستخلفہ اپنی پوری لشی کر لیتا ہے۔ کہ یہ آدمی ایسا
ہے کہ اپنے کام کو صحیح طرح سے چلا سکتا ہے۔ تو پھر ایسے فرد کو لے گایا جاتا ہے۔
یہ کوئی بے قاعدگی نہیں ہوئی ہے۔ اور اس سے زمین پھٹ گئی ہے۔ زادمان
گریپ ہے۔ اور یہ حکومت جہاں بھی محسوس کرتی ہے کہ یہ کام سعادت نامہ سے تعلق
رکھتا ہے۔ تو وہ کرتی ہے۔ اور اگر کہیں پر کسی قاعدے کو (Relaxation) تبدیل
بھی کیا جاتا ہے۔ تو سعادت نامہ کے سلسلے میں کیا جاتا ہے۔ اگر حکومت یہ ضروری
کے سلسلے میں ہمارے معذز نمبر صاحب بھی میکے پاس آئے ہیں۔ اور بہت
سے معاملات میں مجھ سے کہا کہ اس سلسلے میں قواعد کو (Relaxation) کیا جائے۔
اور ان کی سفارش پر ہوا بھی۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جہاں تک ایک
سینیوگرافر کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ اس کے مقابلے کہا ہے کہ وہ گریڈ ۴ گیارہ
سے گریڈ ۱۰ تک ہیں آگئے ہیں۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ کوئی شخص اپنے گریڈ
میں نہیں چل سکتا ہے۔ تو ضروری ہوتا ہے کہ اس کو وہاں سے ہٹا دیا جائے۔
تو یہ قوانین کے مطابق ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص خود گریڈ ۱۰ تک ہیں آنا چاہتا
ہے تو یہ کوئی قواعد کی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔ بجٹ کے صفحہ ۱۵ پر
بہت سے اعتراض کئے گئے ہیں۔ اس میں حسن بوچ کو کرایہ دیئے پر اعتراض کیا

گیا ہے۔ تو ان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ حسن بلوجہ ہمارے بلوچستان کے ایک بہت بڑا سینٹر افسر ہیں۔ اور بلوچستان کی طرف سے ڈپوٹیشن پر گئے ہوئے ہیں اور وہ سنیوٹس کام کر رہے ہیں۔ اور جب حکومت ایک شخص کو ڈپوٹیشن پر بھجوئی ہے۔ تو اس کا کرانے کا خروج جائز ہے۔ اور ہم نے کوئی بغیر قانونی کام نہیں کیا ہے۔

جب دالا! صفحہ دا پر میرے مسز زد دست نے کچھ اور اعتراضات کے ہیں۔ اگر میرے معزز دست اس بجٹ کا بغور مطالعہ کری۔ تو ان کے اعتراضات کا ازالہ ہو جائے گا۔ اور اس کی تشریع پر جو انھوں نے ملک تقریر کی ہے وہ اس پر پوری نہیں اترتی ہے۔ آپ کو مسلم ہونا چاہیے کہ صنی بجٹ پیش ہو رہا ہے۔ اس کے لئے ملکہ خرزانہ ایک ایک بیسہ کا صحیح طرح سے حساب کرتا ہے۔ اور میرے مسز زد دست نے جو اسداد دشار پیش کے ہیں۔ وہ صحیح نہیں ہیں۔ اس لحاظ سے ان کی تقریر بھی درست نہیں ہے۔ دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسیندہ مالی سال کا بجٹ آئے گا۔ تو انشاد اللہ اس پر میرے مسز زد دست کو تقدیر کرنے کا بڑا موقع ہے گا۔ وہ اس پر بول سکتے ہیں۔ میں آپ کو میں پر یہ بتانا چاہتا ہوں۔ میں اپنی حکومت کی تعریف کرنے کے لئے نہیں کھڑا ہوا ہوں۔ میں صرف ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کی موجودہ انتظامیہ کو یہ فریضی حاصل ہے کہ ہم نے بہت اچھا ایڈمنیٹریشن قائم کیا ہے۔ جس کے لئے میں دنیا کے بارے میں تو نہیں کہہ سکتا لیکن اپنے صوبے کے بارے میں صرف اتنا لہیہ سکتا ہوں۔ کہ اگر مسز زد میرے بھا اس ایڈمنیٹریشن کے بارے میں دریافت کیا جائے۔ تو وہ بھا اس بات کو تسلیم کریں گے اور انہوں نے تسلیم کیا ہے۔ کہ جس ایڈمنیٹریشن میں وہ پہنچنے والے چلے ہیں۔ اور آج جس ایڈمنیٹریشن میں وہ پہنچنے والے ہیں۔ اس ایڈمنیٹریشن سے لاکھ درجہ اچھا ہے۔

(تالمیں)

جب دالا! کہنے کو تو بہت سی باتیں ہیں۔ لیکن مجھے اپنے دست کا بہت احترام ہے۔ میں کسی کی ذاتیات پر نہیں جانا چاہتا ہوں، ام۔

تنقید کرنا چاہتا ہوں۔ جس کا مقصد تنقید برائے تنقید ہو۔ مجھے آپ پر عصہ نہیں آتا۔ بلکہ آپ کی غلطی پر پیار آتا ہے۔ لیونکہ جو لوگ غلطی کرتے ہیں مجھے ان پر حرم نہ تماہیے۔ جناب! حرم کے بہت دیکھ معنی ہوتے ہیں میں اسے استعمال نہیں کروں گا۔ بلکہ مجھے ان پر ترس آتا ہے کہ انہوں نے کیوں اپنی اچھی روشن کو چھوڑ کر غلط راہ اختیار کی ہے۔ جناب والا؟ حرم کے بارے میں کہانے کہا تھا کہ حرم دُہ ہوا کرنے ہیں۔ جو اپنے آپ پر حرم نہ کھائیں مل میسکے معزز دوست نے ایک جامع اور مذکول تقریر اس دہ سے کی کہ عوام یہ سمجھیں کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں۔ عوام کی اصلاح و بہبود کے لئے کر رہے ہیں۔ اس میں ایک نقطہ بڑا اچھا تھا۔ جو انہوں نے واضح کیا۔ کہ ہمیں اس قدر انتہمیہ طبق کا بحث نہیں کھولنے چاہیں۔ کیا میں اپنے معزز بھر سے یہ دیکھات کر سکتا ہوں کہ پشین اور چین میں کجبھاں کی افادہ نمائندگی کرتے ہیں۔ کیا بھر سے مجھ میں دُہ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ حکومت یہ جو اتنے کا بحث کھول رہی ہے۔ وہ ان کے حق میں اور مفاد میں نہیں ہیں۔ کیا بھر سے معزز دوست اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ چین کا جو کامیاب بن یا گیا ہے۔ اور پشین کا جو کامیاب بن یا گیا ہے۔ وہ عوام کے حق میں نہیں ہے۔ آپ یہ کہے کہہ سکتے ہیں۔ جناب! میسر مسائز دوست کی تقریر کا صرف یہی مقصد ہے کہ ایران میں اور گیری میں جو لوگ یہیں بیس انہیں غلط تاثر دیا جائے۔ اس کے علاوہ بعد عنوانیوں کے مستقیم کہا گیا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا موصوع ہے۔ اس پر میں جانا نہیں چاہتا ہوں۔ لیونکہ اس میں بہت تفصیلی باتیں ہیں۔ اور میں اس پر زور دینا نہیں چاہتا ہوں۔ جناب! دالا میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے معزز دوست کو یہ عشق پتہ نہیں کہاں لے جائے گا۔

مرٹریس پیکرڈ

جامع صاحب آپ نے عشق معاشرہ کی باتیں شروع کر دیں۔
(باتیں اور شور)

وزیر اصلی :-

جناب والا! انہوں تو اس بات کا ہوتا ہے۔ کہ کوئی بھی بجٹ پر تقریر نہیں کرتا۔ اور کوئی بھی بجٹ کے نکات پر نہیں بولتا ہے۔ اور اس لئے ہماریک - - - - -

جناب والا! میں الیان سے یہ درخواست کروں گا کہ یہاں پر جو حکومت نے رقم مانگی ہیں۔ وہ صحیح ہیں اور مخالف عامہ میں ہیں۔ اور میں الیان سے پُر زور اپیل کروں گا کہ وہ اسے بغیر تردید کے منظور فرمائے۔

مسٹر اسپیکر :-

اب ہم اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹے کے لئے متوی کرتے ہیں۔

(اجلاس کی کارروائی ॥ اسپیکر بمنٹ پر آدھ گھنٹے کے لئے متوی کر دی گئی۔)

(الیان کی کارروائی دوپھر بارہ نئے زیر صدارت اسپیکر محمد خان پاروزخانہ دوبارہ شروع ہوئی)

وزیر خزانہ :-

جناب اسپیکر: ہمارے دوستوں نے اسی صحنی بجٹ کی مددات پر تنقید اور اعترافات کئے ہیں، وزیر اصلی صاحب نے ان کا بڑی تفصیل سے جواب دے دیا ہے، لیکن پھر بھی میثیت وزیر خزانہ اور اس کے علاوہ مجھ پر جو ذاتی اعترافات کئے گئے ہیں اس کے لئے صرداری ہے کہ میں ان کا جواب دوں حالانکہ موجودہ حکومت کی اتنی اکثریت ہے کہ ہم جب بھی چاہیں دوستگ کے

ذریعے بھٹ کو پاس کر سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود جو روایات ہیں ہم ان کو
بحال رکھیں گے ہم ان کی سینیں گے اور اپنی سنا میں گے۔ یہاں پر بار بار کہا گیا کہ گلزار
مریخی ہے گلزار مریخی ہے تو کیا مریلوں کو حق نہیں ہے کہ دہ اس حکومت میں
ترقی کریں کیا ان کو ملازمت کرنے، اپنی زندگی بہتر بنانے کا حق نہیں ہے؟ کیا
مریلوں کو عائد خوارک میں ملازمت کا حق نہیں ہے؟ آپ نے کہا کہ دہ میرا ذاتی
دوست ہے، تو میں کہتا ہوں کہ آپ بھی میرے ذاتی دوست ہیں، سب میرے ذاتی
دوست ہیں، میں تو کسی کے ساتھ دشمنی نہیں کرتا، میں ہر ایک کو اپنا دوست بھتا
ہوں اور ہر ایک کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں، میں کسی کو اس دقت تک
نکل کی نگاہ سے نہیں دیکھتا، جب تک اس سے کوئی ایسی غلطی سرزد نہ ہو
جائے، گلزار مریخی پہلے بھی ستھر گرید کے تھے، ان سے جو میرے دوست کو خطرہ
ہے دہ میں سمجھ گیا ہوں، دہ کیا ہے، دہ خطرہ یہ ہے کہ میرے معزز دوست
یقیناً عالمہ خوارک سے کوئی ناجائز فائدہ حاصل کرتے ہوں گے،

مسٹر محمود خان اچ کرزنی ہے

بخارابالا؛ پوانٹ آف آرڈر؛
برہا راست الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ میر کوئی ناجائز.....

وزیر خشناز نامہ ہے

بخارابالا؛ پہلے بھی برہا راست الزامات لگائے گئے تھے۔

مسٹر اسپیکر ہے

آپ بعد میں پوانٹ آف ایکسپلینیشن پر اڑا
لکھتے ہیں،

دریخرازانہ -

جناب والا؛ مکھے خواک میں بختے بھی آفیسران ہیں

سب ایک ہی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے بھی اس بات کو اہمیت نہیں دی کر کیوں ایک ہی فرقہ کے لوگ مکھے خواک میں ہیں، وہ اس بات کو جبوں گھے کہ ہم سب ایک ہیں، خان عبدالرحیم خان کو حکومت بلوچستان نے لکال دیا، اور انہیں اسلام آباد بیٹھا دیا، میں وہاں مرکزی وزیر تھا، میں نے انہیں اپنے پاس رکھا اور یہ نہیں دیکھا کہ وہ کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں، ہم نے یہ کوشش کرنی ہے کہ ہر ایک کو اس کا حق ملے، اور پہاں کویہاں پر مکھے خواک میں رکھا گیا، حکومت کی یہ پالیسی ہوتی ہے کہ وہ ہر ایک کو حکومت میں نمائندگی اس کی قابلیت کے مطابق دے، جو پس ماندہ علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں انہیں کچھ زیادہ سہولت دی جائے، یہ نہیں دیکھا جانا کہ فلاں ذاتی درست ہے اور فلاں نہیں، انہوں نے کہا ہے کہ لفغان اور سومن جو عجیبیار ہیں انہیں جو ٹیکے دیے گئے ہیں، وہ نئے ریٹ پر نہیں دیے گئے، پرانے ریٹ پر دیے گئے ہیں، تو جو انہوں نے بتائیں کی یہیں انہیں ہم نے فوٹ لیا ہے۔ اس پر ہم تحقیقات کریں گے، جن افراد نے کوئی غلط کام کیا ہے، ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی، چاہے وہ میرے درست ہوں یا آپ کے درست اس کے علاوہ علی احمد کا مسئلہ ہے تو وہ بھی میرے درست ہیں، کیا ان سے میں دشمن کروں؟ جناب والا میں آپ کے توسط سے یہ کہوں گا کہ جو چونئے درجے کے لوگ ہیں یا اسینو گرا فری ہیں کیا ہم انہیں دشمن سمجھیں، یہ ہرگز نہیں ہو سکتا، ہمارے توسیب درست ہیں بلکہ پورے بلوچستان کے لوگ، پاکستان کے لوگ اور پوری دنیا کے لوگ میرے درست ہیں، میں کسی کو اپنا دشمن نہیں سمجھتا، جناب آپ ذرا سوچیں کہ علی احمد شارٹ پینڈ جانتا ہے، ٹائپنگ اور فوننگ ڈرائیور بھی وہ جانتا ہے،

ہم نے جو نئے گرجویٹ لئے ہیں وہ دو لفڑا بھی نہیں لکھ سکتے، میں آپ سے پوچھتا
ہو لکھ کیا ہوا اگر اسے ایک شعبہ سے نکال کر دوسرا سے شعبہ میں رکھا گیا ہے، اور
شاید اس شعبہ میں وہ اپنی صحت اور تندرتی کی بہتری سمجھتا ہو، جناب یہ ایسی
کوئی خاص بات نہیں ہے کہ جس پر ہم اتنا شک و شبہ اور تحریریں کریں، اور
بہت سے مسائل کے بارے میں آپ نے فرمایا، اس میں یہ بھی کہا گیا کہ یہ جو کچھ
الاؤنس رکھا گیا ہے ذہنخواہوں کے مطابق نہیں ہے، میں آپ کو بتاؤں کہ یہ
کیفیتی اخراجات کے لئے رکھا گیا ہے یہ بھی کم ہوتا ہے، بھی زیادہ ہوتا ہے مجھے لفڑیں
ہے کہ آپ کو میرے اس جواب سے تسلی ہوئی ہو گی، حسن بلوجہ کے بارے میں
بھی کہا گیا ہے، میں آپ کو بتاؤں کہ حسن بلوجہ اس صوبے کے سینٹر آفسر ہیں،
جو ڈپرٹمنٹ پر ہیں۔ سینٹو یہیں کام کر رہے ہیں، لیکن کسی نے آر، سی، ڈی کہا

تھار

مسٹر محمود خان آپ کز فی : سینٹو، سینٹو

وزیر خزانہ : چلیں آپ نے ایک غلطی تو مانی، اگر اسی طرح آپ اپنی
غلطی مانتے پڑے جائیں تو ہمارا اور آپ کا کافی وقت بیج جائے،
ان کے متعلق حکومت پاکستان کے احکام یہں کہ جو بھی سینٹر آفسر
ڈپرٹمنٹ پر ہیں، ان کا حق ہے کہ تین سال کے مردھے میں وہ ایک دفعہ اپنی فیصلی کے
ساتھ چھٹی پر آئیں گے تو ان کو کمایہ اور دیگر سہولتیں دی جائیں گی، یہ کوئی ایسی
چیز نہیں ہے کہ کسی کے ساتھ رعایت کی لگئی ہو یا کسی کا حق مارا گیا ہو یا الفغان
دیا گیا ہو، اب جناب! یہ واضح ہے اور ضمنی بحث کا یہ مطالبہ زر آپ کے سامنے

۴

ہے اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس مطالیہ کو دوٹنگ کے لئے
ایوان کے سامنے پیش کیا جائے،

مسٹر اسپیکر کرہے۔

سوال یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۸۰،۸۰۰ روپے سے محتداز نہ ہو وزیر اعلیٰ
کو ان اخراجات کی مخالفت کے لئے عطا کی جائے جو ماں سال بختیہ بڑا جون
۱۹۷۵ء کے درانِ بسلسلہ، مدد ۲۵ - عام نظم و نسق " برداشت کرنے
چکیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالیہ نمبر ۹

Finance Minister: Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs. 15,410 be granted to
the Chief Minister to meet expenditure for the financial
year ending 30th June, 1975 in respect of "27-Administration
of Justice".

مسٹر اسپیکر کرہے۔

تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۱۵,۴۱۰ روپے سے محتداز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو

ان اخراجات کی کفالت کے لئے سطح اکی جائے جو مالی سال اختتھے ہر جون
۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد- ۲۸ عدالتی نظام" برداشت کرنے پڑیں
گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالعہ میرزا

Finance Minister: Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs. 3,14,480 be granted to
the Chief Minister to meet expenditure for the financial
year ending 30th June, 1975 in respect of "28 Jails and
Convict Settlement".

سرٹاپیکرہ - تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم روپے ۳،۱۴،۴۸۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ
کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے سطح اکی جائے جو مالی سال اختتھے ہر جون
۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد- ۲۸ قید خانہ جات" برداشت
کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مرطالہ بہ نمبر ۱۱

Finance Minister: Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs. 48,35,060 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1975 in respect of " 29-Police".

مسنون اس پیکر ۲ - غریب یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۴۸،۳۵،۰۶۰ روپے سے مجاوز نہ ہو دیزیراعلیٰ
کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے مطلوبی جائے جو ہائی سال مختتم ۲۰ جون ۱۹۷۵
کے دوران سے۔ مدد۔ ۲۹۔ پولیس ” مرداشت کرنے پڑی گی۔
(غیریک منظور کی گئی)

مرطالہ بہ نمبر ۱۲

Finance Minister: Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs. 95,650 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1975 in respect of "36-Scientific Departments".

سرٹاپیکرہ - تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۴۰, ۴۵, ۴۵ روپے سے منقاد رہ ہو وزیر اعلیٰ کو
ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۲ جون ۱۹۷۵
کے دورانِ بسلسلہ "مد ۲۶ - سائنسی شعبہ جات" برداشت کرنے پڑی۔
(تحریک منظور کی گئی)

سرٹاپیکرہ ۱۳

Finance Minister: Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs. 14,87,720 be granted to
the Chief Minister to meet expenditure for the financial
year ending 30th June, 1975 in respect of "37-Education".

سرٹاپیکرہ - تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۷۲, ۷۲, ۸۲, ۱۵ روپے سے منقاد رہ ہو وزیر اعلیٰ کو
ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۲ جون ۱۹۷۵
کے دورانِ بسلسلہ "مد ۲۶ - تعلیم" برداشت کرنے پڑی گے,
(تحریک منظور کی گئی)

مطالہ نمبر ۱۴

Finance Minister: Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs. 58,160 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1975 in respect of "38/Health Services".

سرٹ اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۱۴۰، ۵۸، ۱۶۰ روپے سے تجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی لفالت کے لئے عطا کی جائے جو اسی سال مختصر ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران میں "مد ۲۸، الف شعبہ ۱۷ صوت" بحاشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریکے منظوری کی)

مطالہ نمبر ۱۵

Finance Minister: Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs. 55,02,805 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1975 in respect of "40-Agriculture"

سرٹ اسپیکر کرنٹ - تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۱۲,۸۶,۰۵۵ روپے سے متجاوز نہ ہو دزیر اعلیٰ کو
ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختسب ۲۰ جون ۱۹۷۵ء
کے دوران بسلطہ «مد ۲۱ - زراعت» برداشت کرنے پڑیں گے،
(تحریک منظور کی گئی)

مطاليہ پرداز

Finance Minister: Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs.12,86,000 be granted to
the Chief Minister to meet expenditure for the financial
year ending 30th June, 1975 in respect of "41-Veterinary".

سرٹ اسپیکر کرنٹ - تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ... ۱۲,۸۶,۰۵۵ روپے سے متجاوز نہ ہو دزیر اعلیٰ
کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختسب
۲۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلطہ «مد ۲۱ - عکھر علاج حیوانات»
برداشت کرنے پڑیں گے،
(تحریک منظور کی گئی)

مطالب نمبر ۱۷

Finance Minister: Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs.10,80,00 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1975 in respect of "45-Industries".

مطالب نمبر ۱۸

تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ... ۸۰, ۱۰, ۱۰ اربپے سے مجاہد نہ ہو وزیر اعلیٰ ان خراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو نالی سال تھامہ ۲۴ جون ۱۹۷۵ء کے دوران میں "۴۳۔ صنعت و صرفت" برداشت کرنے پڑیں گے،
(تحریک منظور کی گئی)

مطالب نمبر ۱۹

Finance Minister: Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs.6,69,957 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1975 in respect of "47-Miscellaneous Departments".

مسٹر اسپیکر :-

تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۹۵۷،۹۹،۶۴ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو
ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۱۹۷۵ء
کے دراں بسلد "مد ۷۴۔ متفرق عکھر جات" برداشت کرنے پڑیں گے،
(تحریک منظور کی گئی)

مطالہ نمبر ۱۹

Finance Minister: Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs. 1,00,000 be granted to
the Chief Minister to meet expenditure for the financial
year ending 30th June, 1975 in respect of "50-Civil Works
excluding Establishment charges".

مسٹر اسپیکر :-

تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ... ۱۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو
ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۱۹۷۵ء کے دراں بسلد
"مد ۷۴۔ شہری تعمیرات بغیر اخراجات علما" برداشت کرنے پڑیں گے،
(تحریک منظور کی گئی)

مطالہ نمبر ۲

Finance Minister: Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs.10,80,200 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1975 in respect of "50-Civil Works Establishment Charges".

مسٹر اسپیکر - تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۱۰،۸۰،۲۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۲۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران میں "۵۰۔ ۵۔ شہری تعمیرات اخراجات علاء" برداشت کرنے پڑیں گے،
(تحریک منظور کی گئی)

مطالہ نمبر ۳

Finance Minister: Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs.23,00000 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1975 in respect of "54-Relief".

مسٹر اسپیکر کے - تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ... ۲۳ روپے سے متجاوز نہ ہو دزیر اعلیٰ کو
ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۲۰ جون ۱۹۷۵ء کے
دوران میں "سدھا - اعادہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

سلطان بہ نمبر ۲۳

Finance Minister: Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs. 75,000 be granted to the
Chief Minister to meet expenditure for the financial year
ending 30th June, 1975 in respect of "57-Miscellaneous"

مسٹر اسپیکر کے - تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ... ۲۳ روپے سے متجاوز نہ ہو دزیر اعلیٰ کو
ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۲۰ جون ۱۹۷۵ء
کے دوران میں "سدھا - اعادہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مطالب نمبر ۲۳

Finance Minister: Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs. 1,13,69,190 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1975 in respect of "85-A Capital Outlay on Provincial Schemes of State Trading".

مطالبات پیکر ۲۴

تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم ۱۹، ۱۲، ۴۹، ۱۹۔ اربدھ سے مجاہد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے سلطہ کی جائے جو مالی سال مختصر ۲ جون ۱۹۷۵ تا ۲ جون ۱۹۷۶ کے دوران بدلہ ۸۵ - سرکاری تجارت کی صوبائی ایمکنیوں پر صرف سرمایہ بروادشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبات نمبر ۲۵

Finance Minister: Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs. 2,75,00,000 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1975 in respect of "63-B-Development".

سرٹاپیکرڈ -

تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۲,۷۵,۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو
ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ہے ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے
دورانِ بسلسلہ "مد ۷۷ ب۔ ترقیات" برداشت کرنے پریں کے
تحریک منظور کی جائی

مرطابہ تمہرہ ۴۵

Finance Minister: Sir, I beg to move -

That a sum not exceeding Rs. 4,03,62,000 be granted to
the Chief Minister to meet expenditure for the financial
year ending 30th June, 1975 in respect of "80-A-Capital
Account Communication Works Outside the Revenue Account".

سرٹاپیکرڈ -

تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۴,۰۳,۶۲,۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو
ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ہے ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے
کے دورانِ بسلسلہ "مد ۷۷ ب۔ سرمایہ حساب برائے موافقانی تعمیرات" برداشت
کرنے پریں کے

تحریک منظور کی جائی

مطلب البر نمبر ۲۶

Finance Minister: Sir, I beg to move
 That a sum not exceeding Rs. 1,54,68,000 be granted to
 the Chief Minister to meet expenditure for the financial
 year ending 30th June, 1975 in respect of "Sl-Capital Account
 of Civil Works outside the Revenue Account".

سرٹ اسپیکر کرو -

ایک رقم ۱,۵۴,۶۸,۰۰۰ روپے سے بخاذہ نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان
 ان اخراجات کی لفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال منتهی ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے
 دروان بدلہ " دل ۸۷ - سرمایہ حساب بابت شہری تغیرات " برداشت کرنے پڑیں گے،
 (تعین منظور کی گئی)

سرٹ اسپیکر کرو -

ملتوی کی جاتی ہے،
 اب اجلاس کی کارروائی کیلی چونچے شام تک کے لئے
 (اجلاس کی کارروائی بردنے والے شبہ سورج ۱۱ جون
 ۱۹۷۵ء کے لئے ملتوی ہو گئی)

گوئیو اور وہ البھت

البھت میں جو اپنے سوالات فرمائے گئے تھے

کیفیت	حکومت کو سفاری سے میں ماندہ کیفیت	محلِ ذخیرہ اُب	نامہ کیمی	نیشنل
۱	عہدِ حکیم کی نہشانی رکھنے والے افراد میں کسی زیرِ حکیم رائکرو، جن کو نامہ پہنچا میں کی کمی۔	۰۴ دسمبر میرزا فرسٹنی	۰۳ دسمبر میرزا فرید الدادر	۰۳ دسمبر اوغلی
۲	۰۸۰۶۱۷۰ دوپہر کا اضافہ ہوا ۰۴۰۳۳ دوپہر کا اضافہ ہوا	۰۵ اکتوبر تین افراد آٹھ افراد	۰۰۰۸۱۳ میں اکتوبر ٹیکل فان	۰۰۰۸۱۳ لوسٹ دال درد آباد
۳	۰۵۰۳۲۰۰ دوپہر کا اضافہ ہوا ۰۴۰۳۳ دوپہر کا اضافہ ہوا	۰۲ اکتوبر پانچ افراد آٹھ افراد	۰۵۸۰۰ میر عشی خان میر عیشی خان	۰۵۸۰۰ پسند آباد سکی
۴	۰۸۰۶۱۷۰ دوپہر کا اضافہ ہوا ۰۸۰۳۳ دوپہر کا اضافہ ہوا	۰۳ اکتوبر آٹھ افراد سات افراد	۰۰۰۹۰۰ میر عیشی خان ۰۰۰۹۰۰ میر عیشی خان	۰۰۰۹۰۰ پیشگی نہاد سکی
۵	۰۸۰۴۳۳ دوپہر کا اضافہ ہوا ۰۸۰۴۳۳ دوپہر کا اضافہ ہوا	۰۴ اکتوبر پانچ افراد میں اکتوبر میں اکتوبر	۰۰۰۹۰۰ میر عیشی خان ۰۰۰۹۰۰ میر عیشی خان	۰۰۰۹۰۰ پیشگی نہاد شیروزی بہار
۶	۰۰۰۹۰۰ پیشگی نہاد ۰۰۰۹۰۰ شیروزی بہار			

۱	۷	۴	۵	۳	۲	۱
۸	۶	۳	۴	۲	۱	۰
۱۰	۹	۶	۷	۵	۴	۳
۱۲	۱۱	۸	۹	۷	۶	۵
۱۴	۱۳	۱۰	۱۱	۹	۸	۷
۱۶	۱۵	۱۲	۱۳	۱۱	۱۰	۹
۱۸	۱۷	۱۴	۱۵	۱۳	۱۲	۱۱
۲۰	۱۹	۱۶	۱۷	۱۵	۱۴	۱۳
۲۲	۲۱	۱۸	۱۹	۱۷	۱۶	۱۵
۲۴	۲۳	۱۹	۲۰	۱۸	۱۷	۱۶
۲۶	۲۵	۲۰	۲۱	۱۹	۱۸	۱۷
۲۸	۲۷	۲۱	۲۲	۲۰	۱۹	۱۸
۳۰	۲۹	۲۲	۳۱	۲۱	۲۰	۱۹
۳۲	۳۱	۲۳	۳۳	۲۲	۲۱	۲۰
۳۴	۳۳	۲۴	۳۴	۲۳	۲۲	۲۱
۳۶	۳۵	۲۵	۳۵	۲۴	۲۳	۲۲
۳۸	۳۷	۲۶	۳۶	۲۵	۲۴	۲۳
۴۰	۳۹	۲۷	۳۷	۲۶	۲۵	۲۴
۴۲	۴۱	۲۸	۳۸	۲۷	۲۶	۲۵
۴۴	۴۳	۲۹	۳۹	۲۸	۲۷	۲۶
۴۶	۴۵	۳۰	۴۰	۲۹	۲۸	۲۷
۴۸	۴۷	۳۱	۴۱	۳۰	۲۹	۲۸
۵۰	۴۹	۳۲	۴۲	۳۱	۳۰	۲۹
۵۲	۵۱	۳۳	۴۳	۳۲	۳۱	۲۸
۵۴	۵۳	۳۴	۴۴	۳۳	۳۲	۲۷
۵۶	۵۵	۳۵	۴۵	۳۴	۳۳	۲۶
۵۸	۵۷	۳۶	۴۶	۳۵	۳۴	۲۵
۶۰	۵۹	۳۷	۴۷	۳۶	۳۵	۲۴
۶۲	۶۱	۳۸	۴۸	۳۷	۳۶	۲۳
۶۴	۶۳	۳۹	۴۹	۳۸	۳۷	۲۲
۶۶	۶۵	۴۰	۵۰	۳۹	۳۸	۲۱
۶۸	۶۷	۴۱	۵۱	۴۰	۳۹	۲۰
۷۰	۶۹	۴۲	۵۲	۴۱	۴۰	۱۹
۷۲	۷۱	۴۳	۵۳	۴۲	۴۱	۱۸
۷۴	۷۳	۴۴	۵۴	۴۳	۴۲	۱۷
۷۶	۷۵	۴۵	۵۵	۴۴	۴۳	۱۶
۷۸	۷۷	۴۶	۵۶	۴۵	۴۴	۱۵
۸۰	۷۹	۴۷	۵۷	۴۶	۴۵	۱۴
۸۲	۸۱	۴۸	۵۸	۴۷	۴۶	۱۳
۸۴	۸۳	۴۹	۵۹	۴۸	۴۷	۱۲
۸۶	۸۵	۵۰	۶۰	۴۹	۴۸	۱۱
۸۸	۸۷	۵۱	۶۱	۵۰	۴۹	۱۰
۹۰	۸۹	۵۲	۶۲	۵۱	۵۰	۹
۹۲	۹۱	۵۳	۶۳	۵۲	۵۱	۸
۹۴	۹۳	۵۴	۶۴	۵۳	۵۲	۷
۹۶	۹۵	۵۵	۶۵	۵۴	۵۳	۶
۹۸	۹۷	۵۶	۶۶	۵۵	۵۴	۵
۱۰۰	۹۹	۵۷	۶۷	۵۶	۵۵	۴
۱۰۲	۱۰۱	۵۸	۶۸	۵۷	۵۶	۳
۱۰۴	۱۰۳	۵۹	۶۹	۵۸	۵۷	۲
۱۰۶	۱۰۵	۶۰	۷۰	۵۹	۵۸	۱
۱۰۸	۱۰۷	۶۱	۷۱	۶۰	۵۹	۰

گوئیشوارہ (ربما)

صلح خاران میں ۵۷ - کم ۷۹ اونچی آہنی سی کی سیکھوں کی اُنچھیں جن پر کام ہو رہا ہے

نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار
نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار
۱	۲	۳	۴	۵
خاران آبزنشی اسکیم	نوروزت لالٹ آبزنشی اسکیم	بلڈ ویر دسٹگاں دیکانی	تالاب زخمہ اپ سمنات نہید سٹگاں	استرکاری چینی میکو پونف دال
خاران آبزنشی اسکیم	نوروزت لالٹ آبزنشی اسکیم	بلڈ ویر دسٹگاں دیکانی	تالاب زخمہ اپ سمنات نہید سٹگاں	استرکاری چینی میکو پونف دال
۱۴۰۰۰ لکھ	۱۴۰۰۰ لکھ	۱۴۰۰۰ لکھ	۱۴۰۰۰ لکھ	۱۴۰۰۰ لکھ
مشیزونی خاران	شازان	سیہر	خاران	استرکاری چینی
۱۰۰۰۰ لکھ	۱۰۰۰۰ لکھ	۱۰۰۰۰ لکھ	۱۰۰۰۰ لکھ	۱۰۰۰۰ لکھ
مشیزونی خاران	شازان	سیہر	خاران	استرکاری چینی
۱۰۰۰۰ لکھ	۱۰۰۰۰ لکھ	۱۰۰۰۰ لکھ	۱۰۰۰۰ لکھ	۱۰۰۰۰ لکھ

۱	۱	۸	۹
۲	۲	۹	۱۰
۳	۳	۱۱	۱۲
۴	۴	۱۳	۱۴
۵	۵	۱۵	۱۶
۶	۶	۱۷	۱۸
۷	۷	۱۹	۲۰
۸	۸	۲۱	۲۲
۹	۹	۲۳	۲۴
۱۰	۱۰	۲۵	۲۶
۱۱	۱۱	۲۷	۲۸
۱۲	۱۲	۲۹	۳۰
۱۳	۱۳	۳۱	۳۲
۱۴	۱۴	۳۳	۳۴
۱۵	۱۵	۳۵	۳۶
۱۶	۱۶	۳۷	۳۸
۱۷	۱۷	۳۹	۴۰
۱۸	۱۸	۴۱	۴۲
۱۹	۱۹	۴۳	۴۴
۲۰	۲۰	۴۵	۴۶
۲۱	۲۱	۴۷	۴۸
۲۲	۲۲	۴۹	۵۰
۲۳	۲۳	۵۱	۵۲
۲۴	۲۴	۵۳	۵۴
۲۵	۲۵	۵۵	۵۶
۲۶	۲۶	۵۷	۵۸
۲۷	۲۷	۵۹	۶۰
۲۸	۲۸	۶۱	۶۲
۲۹	۲۹	۶۳	۶۴
۳۰	۳۰	۶۵	۶۶
۳۱	۳۱	۶۷	۶۸
۳۲	۳۲	۶۹	۷۰
۳۳	۳۳	۷۱	۷۲
۳۴	۳۴	۷۳	۷۴
۳۵	۳۵	۷۵	۷۶
۳۶	۳۶	۷۷	۷۸
۳۷	۳۷	۷۹	۸۰
۳۸	۳۸	۸۱	۸۲
۳۹	۳۹	۸۳	۸۴
۴۰	۴۰	۸۵	۸۶
۴۱	۴۱	۸۷	۸۸
۴۲	۴۲	۸۹	۹۰
۴۳	۴۳	۹۱	۹۲
۴۴	۴۴	۹۳	۹۴
۴۵	۴۵	۹۵	۹۶
۴۶	۴۶	۹۷	۹۸
۴۷	۴۷	۹۹	۱۰۰
۴۸	۴۸		